رجسٹرڈ ڈیل نمبر ۷۷۷

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ (۶) شش ماہی اجرہ

(۲) امرائے عظام سے امتیازی

قیمت پانچ روپیہ (صمہ)

(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں

وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے

حضرات کے اسمائے گرامی

سرپرستان اخبار کی فہرست

میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) حضرت بابا نانک رحمہ اللہ علیہ کی تعلیم کو نانک پنتھیوں میں پہونچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا

(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

جلد (۶) | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان! | نمبر ۱۸

تازہ خبریں

ڈاکخانہ قادیان کا بڑھتا ہوا کام دیکھکر محکمہ ڈاک نے ایک اور کلرک کا اضافہ کیا۔ سید عبدالغنی شاہ صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کمال محنت سے کام کرتے ہیں اور پبلک انسے نہایت خوش ہے محکمہ ڈاک کے کارندوں میں

قادیان میں آمد و سیر کے قریب فروخت ہوتا ہے ایندھن کی شدید تکلیف ہے۔ اگر کوئی ہمت ایندھن کا ٹال یہاں قائم کرے تو معقول بکری کی امید ہے۔

حضرت اقدس کی طبیعت پچھلے دنوں کچھ علیل تھی الحمد للہ کہ اب نسبتاً آرام ہے۔

مسٹر مظہر الحق کے متعلق اسی اخبار میں کانپور کے چندہ کے متعلق کسی دوسرے اخبار کا اقتباس دیا گیا ہے اگر اب پیسہ اخبار سے معلوم ہوا کہ مسٹر مظہر الحق صاحب روپیہ کو قوم کے حوالہ کیلئے تیار ہیں۔ پیسہ اخبار نے بہت چھا کیا کہ اپنے قائمقام بھیجکر ایک قومی درد رکھنے والے

کو خواہ مخواہ کی بدظنیوں سے بچایا۔

خاکسار ایڈیٹر نور قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ میں مصروف ہے ناظرین دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم توفیق دے کہ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ بہت جلد سکھوں اور نانک پنتھیوں کے ہاتھوں میں پہونچ جاوے۔

ناظرین دعا فرماویں کہ ہمارے سکول کے انٹرنس کے امتحان میں شامل ہونیوالے طلباء کو خدا تعالیٰ کامیاب کرے مولوی محمد الدین صاحب کی محنت اور ایثار نفسی قابل رشک ہے۔

میمل پر قبضہ کرنا۔ ایک روسی کمیونیک جو انتہائی شمال مشرقی پرشیا کے کامیاب حملے کا ذکر کرتی ہے بیان کرتی ہے کہ میمل کا بچاؤ صرف دو لینڈ سٹرم کی رجمنٹیں کر رہی تھیں جو کہ پسپا کئے جانے کے بعد سول آبادی میں ملگئیں جو سب ملکر لڑنے لگے۔ تب روسیوں نے شہر پر گولہ باری کی اور اسکی مخالفت کا خاتمہ کر دیا۔ نیمن کے بائیں کنارے پر بھی روسی جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں

کلشیا میں پرزمیسل کے محصورین نے آخری جدوجہد کی روسی پوزیشنوں پر آتشباری کی۔ اور بیحد و شمار گولہ بارود خرچ کیا اور تب ایک اور بیجگری سے حملہ کر دیا۔ جو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا ماسوا پیشتر اس کے کہ روسی خندقوں تک پہونچ سکیں۔ روسیوں نے (۷۸) اور ۳۰۰۰ ہزار سپاہی قید کر لئے۔ اب پیٹروگریڈ میں پرزمیسل کی تسخیر کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے اور قلعہ نشینوں نے اطاعت اختیار کر لی

پرزمیسل کی فتح کے متعلق زار روس نے دوسرے درجہ کا آرڈر آف سینٹ جارج کا تمغہ گرینڈ ڈیوک نکولس کو اور تیسرے درجہ کا تمغہ جنرل ایوانوف کمانڈر محاصرین کو عطا کیا۔ تسخیر سے پہلے کے ایک کمیونیک نے بیان کیا کہ قلعہ کے چاروں طرف سخت گولہ باری جاری ہے اور کہ اتوار کی رات کو محصورین کے ایک حصہ نے پھر شمال مشرقی کیطرف حملہ پر مارنے کی کوشش کی مگر بھاری نقصان کے ساتھ قلعوں کے حلقہ کے اندر دھکیل دیئے گئے۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی حافظ مظفرین مالک چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا

اٹلی کی آمادگی جنگ اور اسٹریا کی تیاریاں۔

(۲۲ مارچ) پیرس۔ ایکو دلیا باری کے نام ایک میلان کا پیغام یوں رقمطراز ہے کہ اٹلی اور ولیشیا (واقعہ اسٹریا) کے مابین تجارت میں رکاوٹ پڑ گئی ہے اور بیان کیا گیا ہے۔ کہ اطال بیڑے کے کمانڈر نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ کسی جہاز کو جو اسٹریا کے ساتھ تجارت کریگا گرفتار کرے گا۔

(از رومیں) ٹرلیسٹ میں بڑے زور سے فوجی مستعدی ہے لاکھوں سپاہی جن میں بہت سے بعد گی مسلح جرمن بھی توپخانہ سمیت ہیں جمع ہو رہے ہیں۔ اور اسٹریا کے ساحل پر انکا ہجوم ہو رہا ہے ۲۵- برس کے آدمی قواعد کے لئے بلا لئے گئے ہیں اور اپریل میں انہیں میدان جنگ کو بھیجا جائیگا

(از روما) گذشتہ چھ ماہ میں بیس آبدوز کشتیاں اطال بحری میں اضافہ کیگئی ہیں۔ اور ۲۲ پرواز کرنے والوں کو حال میں سرٹیفکیٹ دے گئے ہیں۔ اطالوی فوج میں تین سو ایروپلین اور بیس ڈیریجیبل (ہوائی جہاز) ہیں۔

کارپیتھن میں جد و جہد

(۲۲ مارچ) از برلن گرینڈ۔ ایک کمیونیک سے معلوم ہوتا ہے کہ کارپیتھن میں ہارٹ فیلڈ کی سڑک پر شدید جنگ ہو رہی ہے روسی بندوقوں اور سنگینوں سے لڑ کر اپنا راستہ نکال رہے ہیں۔ انہوں نے پیر کے روز اڑھائی ہزار قیدی گرفتار کئے۔ مونکاکس کیطرف دوسرے نقاط پر جرمنوں کے حملوں کو بڑے نقصان سے پسپا کیا گیا ہے۔

بکائیل کے قریب جنگ۔

آج سلہر کی کمیونیک سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے ریلیس پر گولہ باری کی ہے اور ایک جرمن ہوا باز نے شہر پر تین بم پھینکے ہیں۔ جو تین شہریوں کو لگے ہیں ہم پہاڑی نمبر ۱۹۹ کے مشرق کی جانب شمبین میں آگے بڑھے ہیں۔ جرمنوں نے کھوئی ہوئی جگہ کو پھر حاصل کر لینے کی غرض سے دو بار شدید حملے کئے مگر پورے طور پر پسپا کئے گئے

ڈارڈنیلز میں طوفان۔

از ایتھنز۔ کل ڈارڈنیلز میں طوفانی موسم جاری رہا۔ جس سے کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ جرمنوں کے ہودسٹر توپوں کی موجودگی کی تصدیق ہوتی ہے جو ریلیوں پر چڑھی ہوئی ہیں۔ تب ہی بعض قلعوں سے جو تباہ ہو چکے تھے پھر بھی آتشباری ہوتی ہے۔

لنڈن (۲۴ مارچ) ٹائمز کے نام ٹنیڈس اس سے ایک پیغام پہونچا ہے۔ جو بتلاتا ہے کہ تین دن سے شدید شمال مشرقی طرف سے طوفان باد بپا ہے اور سمندر بہت مواج ہے۔ اس جنگی جہاز اس جزیرہ کے پہلو میں لنگر انداز ہیں اندیشہ کیا جا رہا ہے کہ ترک قلعوں کی مرمت کر رہے ہیں۔ اور تازہ توپیں چڑھا رہے ہیں

ضمانت زیر فارمیرس آلہ ڈے نیشن زمیندار

لکھتا ہے کہ مولوی ظفر علیخاں سابق ایڈیٹر زمیندار سے علاوہ دس دس ہزار کی دو ضمانتوں کے ایک بیس ہزار کا ذاتی مچلکہ طلب کیا گیا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خان کے بھائیوں نے خود ضمانت دینا چاہی تھی جو معلوم نہیں کہ منظور ہوئی ہے یا نہیں

دوسرے مقامات میں روسی ترقی۔

پیٹروگریڈ کی ایک کمیونیک اطلاع دیتی ہے۔ روسی دستے جو میل کی دیکھ بھال کو گئے تھے۔ وہ روسی علاقہ میں واپس آ گئے ہیں۔ روسی جو کارپیتھن میں ہیں۔ درہ دوکلا کے فرنٹ سے فرانز در مائے شان کو ترقی کرا رہے ہیں انہوں نے ساڑھے تین ہزار قیدی پکڑے ہیں۔

پنجاب میں گرانی غلہ کی رعایت۔

گورنمنٹ پنجاب نے مندرجہ ذیل پریس کمیونک شائع کی ہے۔ صاحب لفٹنٹ گورنر نے اس سوال پر توجہ سے غور کیا ہے کہ آیا موجودہ غیر معمولی گرانی اجناس کی صورت میں سرکاری کم تنخواہ ملازمین کو جو معاوضہ گرانی دیا جاتا ہے وہ کافی ہے اور انہوں نے گورنمنٹ ہند سے منظوری حاصل کر لی ہے کہ دفعہ ۲، (ب) سول اکاونٹ کوڈ کے ماتحت جن زخموں کی اجازت ہے۔ ان کے مطابق سب کو ایک روپیہ اضافہ جب کہ نرخ اجناس آٹھ سیر فی روپیہ سے گراں ہو جائے فروری ۱۹۱۵ء سے لے کر یہ رعایت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ جنگ جاری رہے گی۔

ڈریسڈن کی غرقابی

(از سنیٹیاگو ڈاچلی) چلی نے حال ہی فرنٹڈز کو دو جنگی جہاز ڈریسڈن کے ملاحوں کے لانے کے لئے بھیجے ہیں جو حال پیریز میں لاکر نظر بند رکھے جائیں گے جرمنی کی سفارت یہ کہکر کہ ساحل بحر سے پانچ میل کے اندر جنگ ہوئی تھی اور انگلستان اور چلی کے مابین تکلیف پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور کہ برٹش کمانڈر نے کہا تھا کہ میرے احکام ڈریسڈن کو غرق کرنے کی نسبت تھے اور نتیجہ سفارتی کارروائی پر طے ہو جائیگا۔ چلی کی پبلک رائے ان بیانوں پر کوئی اعتبار نہیں۔

ایک عورت جاسوس گولی سے اڑا دی گئی۔

پیرس ایک عورت جاسوس کو ان دنوں میں دشمن کو خبر پہونچانے کے جرم میں سپاہیوں کے سامنے گولی سے اڑا دی گئی۔

پولینڈ میں شدت کی جنگ

(از پیرو گریڈ) ایک کمیونیک کہتی ہے اور یاسے تاریکو اور آرچنز کے دائیں کنارہ پر شدت کی جنگ ہوئی ہے جرمنوں کی مضبوط کمک آنیکے بعد مگر روسی آہستگی سے ترقی کر رہے ہیں خندقیں اور بلندیاں چھینتے ہوئے اور زبردست جوابی حملے کو پسپا کرتے ہوئے روسی کوہستان کارپیتھن میں بڑھ رہے ہیں۔ بدھ کے روز بارٹ فیلڈ اور اس جائے کے مابین کئی قلعہ بند چوٹیوں پر قبضہ کرتے ہوئے انہوں نے چار ہزار قیدی اور کئی میٹریلیوں توپیں چھین لیں۔

برآمد گیہوں کی ممانعت

آج دہلی میں ایک اعلان کے ذریعہ یکم اپریل سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء تک گیہوں کے باہر جانے کی ممانعت کر دیگئی ہے۔ صرف وہی گیہوں باہر جائینگے جنکی سرکار کو ضرورت ہوگی۔ ایک دوسرا اعلان بھی مشتہر کیا گیا جسکے ذریعہ بلا اجازت افسران کشمش آرد گندم کے باہر جانے کی بھی ممانعت کر دیگئی ہے۔

گرفتاری

سول ملٹری گزٹ نے لکھا ہے کہ علاوہ کدارناتھ کے لاہور کی پولیس نے دیوان چند اور بھی لاہور کی سازش کے مقدمہ کے متعلق گرفتار کیا گیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

KHUDAEAT LIBRARY

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار نور قادیان

مورخہ ۳- اپریل ۱۹۱۵ء

دُکھے دِل کی داستان

(نمبر اول)

میرا یہ ہرگز منشاء نہ تھا کہ میں ایسا نازک مضمون پر اپنی قلم اٹھاتا کیونکہ میں ان لوگوں سے جو اپنی عزت اور بیعزتی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کانوں میں روئی ڈال کر خاموشی سے کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر چند روز ہوئے کہ بعض دوستوں نے مجھے یہ زور سے کہا کہ آپ کی نسبت غلط فہمیوں کا طومار بندھا جا رہا ہے۔ اور ایک مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ وہ اپنی پوزیشن کو زیادہ دیر کیلئے گدلے پن میں رکھے اور بجائے نیک نیت ہونے کے بدنیت قرار دیا جاوے اور بجائے گورا ہونیکے کالا شمار کیا جاوے اور بجائے صاف دل ہونیکے مکار دل سمجھا جاوے اور بجائے جان نثار ہونیکے خود غرض اور بجائے اپنا ہونیکے بیگانہ سمجھا جاوے۔ سو اس لئے میں آج اپنا دردناک رنج اور دکھ سے دکھے دل کی داستان آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جسکے ہاتھ میں ہم سب کی جان ہے جسکے سامنے ہم سب نے ایک روز جانا ہے جبکہ نہ دوست کام آئے گا۔ نہ دشمن جس جگہ نہ بھائی نہ باپ اگر کام آوینگے تو اپنے اعمال۔ میں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے کمال شفقت اور مہربانی سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا اکمل انسان اور اطہر انسان کو ہمارے گناہوں کے دور کرنیکے لئے ہمیں دنیا کے گند اور فسق و فجور سے نکال کر بہشت میں پہنچانے اور دائمی آرام اور سکھ کے حاصل کرنے کیلئے بھیجا۔ میں اپنی کمال مہربانی اور ذرہ نوازی سے اس بیچ اعوج میں حضرت مسیح موعود جیسے انسان کو بھیجا جس نے لوگوں کو گناہوں کے طلاطم سے نکالکر نیکی اور راستی کا پتہ دیا۔ میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جو محض ہماری بھلائی اور آرام کیلئے جب دیکھتا ہے کہ دنیا گناہوں کیطرف راغب ہے تو وہ بقول حضرت کرشن علیہ السلام کے

یدا یدا ہی دھرمسیہ گلا نربھوتی بھارت۔
ابھیتھانم دھرمسیہ تدا تمانگ سرجامیم
پری ترانائے سادھونان وناشتائے چ دشکرتام
دھرم سنتھا پنارتھائے سنبھوامی یگے یگے

چو بنیاد دیں سست گردد بسے
تمامے خود را بشکل کسے

میں اس خدا کی قسم آپ لوگوں کے سامنے دیتا ہوں جو بقول حضرت کرشن علیہ السلام کے جب دنیا اندھیر گھپ میں بھٹک رہی ہوتی ہے تو وہ اپنی کماں مہربانی اور رحم و کرم سے کسی برگزیدہ کو بھیجتا ہے جو دنیا کو پاپوں سے نکالکر نیکی اور راستی کے میدان پر لا کھڑا کرتا ہے۔

خدا کے لئے آپ میرے اس مضمون یا دکھے دل کی داستان کو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ میں ان لوگوں سے ہوں جو اپنی غلطی کو ہر آن ماننے کیلئے تیار رہیں۔ اور اپنی غلطی کی اصلاح کیلئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ اگر میں اپنی غلطی کی اصلاح کرنیوالا نہ ہوتا تو آج کبھی مجھے اسلام جیسا اطہر اور اکمل دین نصیب نہ ہوتا اگر میں اپنی غلطی کی اصلاح کرنے والا نہ ہوتا تو میں ہرگز امام دہر سے مستفیض نہ ہو سکتا اگر میں اپنی اصلاح کرنے والا نہ ہوتا تو کبھی بھی خلفاء کے سامنے سر نیاز خم نہ کر سکتا۔ پیارو میں ان لوگوں سے ہوں جو ہر وقت اپنی غلطی کو قبول کرنے اسکی اصلاح کیلئے آمادہ رہتے ہیں اگر آپ میری کسی بات میں کوئی غلطی یا سقم پائیں تو خدا کے لئے مجھے اپنا بھائی جانکر وہ بھائی جس نے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر جس نے اپنے لگوں سگوں سے ہمیشہ کیلئے منہ موڑ کر آپ کو ہی اپنا بھائی سمجھا۔ اگر بھائی ہیں تو آپ دوست ہیں تو آپ مہربان ہیں۔ تو آپ بزرگ ہیں تو آپ خیر خواہ ہیں تو اب عرضیکہ جو کچھ ہے میں آپ کو ہی سمجھتا ہوں۔ تو مجھے بھی ہر طرح یہ توقع رکھنی چاہیئے کہ آپ بھی مجھے اپنا بھائی ہی سمجھتے ہوں گے اگر آپ مجھے اپنا بھائی خیال کرتے ہیں تو آپ کا فرض ہونا چاہیئے کہ اگر آپ میری کوئی غلطی پائیں تو مجھے اپنے بھائیوں کی طرح سمجھائیں اگر میں نہ سمجھوں تو آپ کا اختیار ہے کہ میرے سمجھانے کیلئے اس سے زیادہ سخت طریقہ اختیار کریں تا یہ کہ ایک بے زر۔ بے در۔ بے گھر ہے پر [illegible] کو جسکا بوجھ آپ پر اسقدر بڑا ہوا ہے کہ اس [illegible] کو چھوڑ کر آپ کو اپنا بنایا۔ دوست ہیں تو آپ۔ [illegible] تو آپ۔ بجائے اسکے کہ آپ اسے بھائیوں کی طرح سمجھیں بیگانوں کی سی راہ اختیار کریں۔ اسکی نسبت بدظنی پھیلانے کیلئے دوستوں میں خط لکھیں۔ اپنی محفلوں کو گرم کرنیکے اُسے اپنا شغل بنائیں۔ یہ آپ لوگوں کے اخلاق عالی سے بعید ہے ایک مسلمان کی شان بہت [illegible] چاہیئے۔ آپ کو نہیں معلوم کہ [illegible] چھوڑ کر آپ کو اپنا بناتا ہے وہ آپ سے کیا کیا توقعات رکھتا ہے اس کے سامنے ان صحابہ کرام کا [illegible] دلوں میں اپنے بھائیوں کیلئے ایثار اور قربانی ہوا۔ اگر کسی کے دو گھر تھے تو اس نے ایک گھر غریب [illegible] بھائی کے حوالہ کر دیا۔ اگر کسی کے پاس [illegible] کپڑا اپنے مسافر بھائی کو دیدیا۔ اگر کسی کے پاس زیادہ تھیں تو اس نے طلاق دیکر ایک بیوی کو اپنے غریب الوطن بھائی کے حوالہ کر دیا۔ اللہ اللہ کیسی خیر و بھلائی کیسی قوت جاذبہ کیسا اعلیٰ نمونہ کیسا اخلاق علوی [illegible] اپنی اصطلاح میں تو مسلم کہتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں سے ایسی ہی توقعات رکھتا ہے۔ پیارو اگر کسی نو مسلم کو یہ معلوم ہو کہ جس سوسائٹی میں میں جاتا ہوں وہ [illegible] تالیف قلوبی اور دلجوئی کے میری دلستانی بجائے [illegible] بیوہ پوتی کے عیب شمار کرے گی۔ بجائے مجھے ایک بے زر۔ بے در۔ بے گھر۔ بے [illegible] جانکے اگر اسلامی [illegible] اخوت سے نہیں تو خدا ترسی سے ہی بجائے اپنے گلے لگانیکے مجھے دھکا دیگی۔ تو دوستو! بتلاؤ کہ ایک نو وارد کے دل پر اس کا کیسا اثر پڑ سکتا ہے؟ اس کا بہتریں اندازہ کوئی دکھیا دل ہی لگا سکتا ہے۔

جسکے باڑ میں نہیں بیاہی + [illegible] پیر پرائی

پیارو ایک نووارد آپ سے یہ توقع رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فداروحی کی یہ تعلیم کہ اگر میں دیکھوں کہ میرا کوئی مرید شراب پیکر گلی میں لیٹا پڑا ہے تو میں اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر اپنے گھر میں لاؤنگا اپنے ہاتھوں سے اس کے کپڑے صاف کرونگا۔ اور پھر ہوش آنے پر نرمی اور رحیمیت سے سمجھاؤنگا۔ سبحان اللہ کیسی بے نظیر تعلیم ہے۔ کیسا اخلاق علوی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ کیسا زبردست جذبہ ہے۔ پیارو اگر تم دیکھو کہ تمہارا کوئی بھائی اپنی غلطی سے یا کسی دوسری وجہ سے دہ کو بیں میں پڑا ہوا ہے تو بقول مہاتما بدہ کے تمہارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ تم اسے پہلے کوئیں سے نکالو اور پھر اسکے بعد اسے سمجھاؤ کہ آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا۔ نہ یہ کہ کوئیں میں پڑے ہوئے بھائی کو بجائے اوپر اٹھانیکے کوئیں کے منڈیر پر کھڑے ہو کر اُسے لعنت و ملامت کی سنگساری سے زندہ درگور کردو؟

KHILAFAT LIBRARY

پیارو! میں ان شخصوں سے ہوں جو ہر وقت اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور ہر وقت اپنی اصلاح کیلئے آمادہ ہیں مگر میں بدظنیوں کے پھیلانیکے سخت خلاف ہوں کیونکہ اس سے بجائے (بقول حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم مغفور) اصلاح کے آزردگی اور کشیدگی اور تنفر روز افزون ہو جاتا ہے۔ یہ ایک واضح امر ہے کہ محض بدظنیوں کی وجہ سے بڑی بڑی سلطنتیں برباد ہو گئیں۔ قومیں بگڑ گئیں۔ بدظنی کے نتائج کبھی خوشگوار نہیں ہو سکتے۔ ضروری ہے کہ بدظنی کو ابتدا ہی میں روکنے کی کوشش کیجائے ورنہ اس کے نتائج اس شخص کیلئے کہ جسے ایک یا دوسری وجہ سے بدظنی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور کیا ان لوگوں کیلئے جنہیں ایک یا دوسرے شخص کی نسبت بدظنی پھیلانے میں خاص مزا آتا ہے اور کیا ان لوگوں کیلئے جنہیں ایسی سنسنی خیز خبروں کے پڑھنے یا سننے کا چسکا ہے۔ غرض کہ ان سب کیلئے جو ان بدظنیوں کے محرک یا جنہیں ان بدظنیوں سے متاثر ہونا مقصود ہے۔ کبھی بھی یہ بدظنیاں نیک نتائج پیدا نہیں کر سکتیں۔ مذہب میں بدظنی پھیلانا گناہ شرافت میں ایک رذیل فعل مہذب دنیا میں گمنگی اخلاق سے دور تر غرضیکہ بدظنی ہر پہلو اور ہر شعبہ میں بری اور بری ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ میری نسبت بعض دوست جو اپنی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کیلئے اب مجھے پا کر مجھے شدید سے شدید بدظنیوں کے نیزوں اور تیروں سے مجروح کر رہے ہیں۔ آج میں محض اپنی بریت کیلئے دکھے دل کی داستان آپ دوستوں کے سامنے رکھوں۔ اگر اس دکھے دل کی داستان کو سنکر آپ مجھے فرما دیں کہ فلاں بات میں اصلاح کی ضرورت ہے تو میں وہ پہلا شخص ہونگا جو اپنی غلطی کی اصلاح کیلئے لبیک کہونگا۔ کیونکہ مجھ میں اپنی غلطی کی اصلاح کے لئے خدا کے فضل سے نسبتاً زیادہ سامان موجود ہیں۔ سکھوں سے مسلمان۔ مسلمان سے احمدی مسلمان۔ احمدی سے مبائعین میں شمولیت اس امر کی شاہد حال ہے۔

پیارو! اول اول میں جب سکول سے الگ ہوا یا کیا گیا کچھ سمجھ لو۔ تو مولوی شیر علی صاحب اور بہت سے بزرگان ملت اس امر کے شاہد حال ہیں کہ سکول سے جدا ہو کر میری غیرت نے ایک آن واحد کے لئے بھی اس امر کو پسند نا کیا کہ میں قادیان جیسی جگہ میں اندھا بنا۔ جس نے مجھے آنکھیں دیں۔ میں لولا بنتا جس نے مجھے ہاتھ دیئے۔ میں لنگڑا بنتا جس نے مجھے پاؤں دیئے۔ میں راہ راست سے دور پڑا فیج اعوج میں بھٹک رہا تھا جس نے مجھے صراط مستقیم بخشا ایسی جگہ کو ایک یا دوسری وجہ سے چھوڑ دوں۔ مولوی شیر علی صاحب اس امر کے گواہ ہیں کہ میں نے بعض اوقات بھنے ہوئے چنے چبا کر گذارہ کیا حالانکہ یہاں لنگر خانہ موجود تھا۔ میری غیرت نے ایک طرفۃ العین کیلئے بھی اس بات کو پسند نہ کیا کہ میں اپنا بوجھ لنگر خانہ پر ڈالدوں۔

خوش قسمتی سے مجھے بہادر مسلمی کا دم چھلا لگا ہوا تھا۔ اگر میں چاہتا تو انجمن میں اپنے گذارہ کے لئے درخواست کر سکتا تھا اور انجمن ضرور ہی شرمو کشرمی ۵۰ ۵۰ روپیہ ماہوار میرا وظیفہ مقرر کر دیتی۔ مگر میں نے تندرست اور مضبوط ہو کر ایک منٹ کیلئے اور ایک طرفۃ العین کے واسطے بھی کسی انسان کے آگے اپنے ہاتھ پھیلانے کو مناسب سمجھا۔ کیونکہ ایک غیور انسان کیلئے ہاتھ پھیلانے کی نسبت موت زیادہ عزیز ہے۔ میں نے انجمن کا ۵۰ یا ۶۰ روپیہ وظیفہ لیکر مفت کی نرم روٹیوں اور بھنے ہوئے گوشت اور لذیذ شوربہ کو ترجیح دی۔ مفت کی روٹیاں اور مفت کا وظیفہ لیکر ایک نیشنل بیٹھک کی بجائے مسجد کی چٹائی کو زیادہ پسند کیا۔ نرم اور گرم کپڑوں کی بجائے گاڑھے کے کرتا اور چادر اور ترکی ٹوپی کی بجائے ناڑ کی ٹوپی کو زیادہ عزیز جانا مگر میں نے ایک طرفۃ العین کیلئے بھی صدر انجمن احمدیہ پر اپنا بوجھ ڈالا اور نہ میں زیادہ روپیہ ملنے کیخاطر اور اپنے آرام اور آسائش کیلئے قادیان کی نسبت امرتسر یا لاہور یا پشاور کو ترجیح دی۔ جب میں سکول سے الگ ہوا تو لوگ کہتے تھے کہ محمد یوسف آج نہیں کل قادیان کو عزیز چھوڑ دیگا۔ بیشک ایک سکھ جیوٹے کیلئے لذیذ شوربا اور بھنے ہوئے گوشت کی جگہ چنے چبا کر اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر قادیان میں رہنا بہت ہی مشکل تھا۔ مگر پیارو جس نے حق کیلئے اور خداوند تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے روئے زمین کی تمام چیزوں سے پیارے والدین کو چھوڑ دیا ہو بھلا اچھے کپڑے اور اچھے کھانے کی نفسانی خواہشات اور عارضی مزے کیلئے قادیان کی ارض مقدس کو وہ کسطرح اور کیسے چھوڑ سکتا تھا۔

جب میں سکول سے الگ ہوا۔ تو میری بچپنی طبیعت نے مجھے آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔ اسی وقت گورمکھی میں چار ٹریکٹ فی ٹریکٹ چار ہزار کی تعداد میں چھپوا کر اپنے ہاتھوں سے پیکٹ باندھے اور سکھوں میں مفت تقسیم کئے۔ ان دنوں میں آریہ سماج اور شدھی کا بڑا زور و چرچہ تھا۔ آرین اخبارات میں یہ پڑھ پڑھ کر کہ آج برائے نام مسلمان آریہ بنے آج یہ گاؤں شدھ ہوا۔ کل یہ ہوا۔ پرسوں وہ غرضیکہ ان متوحش خیالات نے میرے دل و دماغ پر عجیب اثر ڈالا اور ایسی خبریں سن سن کر دماغ عجیب چکر میں پڑ گیا۔ اگرچہ ان دنوں میری کائنات ایک ناڑ کی ٹوپی اور ایک گاڑھے کے کرتہ اور چادر سے زیادہ نہ تھی مگر میرے دل میں ایک عجیب جوش تھا۔ جو تھامے نہ تھمتا اور روکے نہ رکتا تھا۔ دل میں بار بار یہ خیال اٹھتا تھا کہ ایک اخبار نکالا جاوے۔ جسکے ذریعہ آریوں کے آئے دن کے حملات کا جواب دیا جاوے اور مخالفوں کے لگائے ہوئے گرد و غبار کو دور کر کے اسلام کا روشن اور درخشندہ چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جاوے مگر روپیہ پیسہ پاس نہ تھا۔ یہ کام پیسہ چاہتے ہیں۔ گریبان خالی خدا کا

KHUDA BAKHSH LIBRARY

نام تھا مگر مثل مشہور ہے ؎ کہ یہاں خدا کا نام ہے وہاں سب کچھ بقول ایک ہندی مہاتما کے۔

سنتن کی کُتیا بھلی بھٹ کرمی ماؤں
آگ لگے تہیں دھوں ہر جیہیں نہیں ہر کا ناؤں

یعنے خدا کے بھگتوں کی کُتیا ظالم کی ماں سے اچھی ہے وہ محل اور منارے مرگھٹ ہیں جہاں جگہ خدا کا نام نہیں۔ گویا خدا کے نام میں ہی سب کچھ ہے۔ خدا پر توکل کیا۔ ایک کاتب سے اردو عبارتیاں لکھوائیں اور اردو ہارمونیم بجایا اور خدا نے کہیں سے روپیہ بھیجدیا جسکے ٹکٹ لگا کر بعض دوستوں کو پرچہ بھیجدیا۔ میری نیت نیک اور دل میں اخلاص تھا۔ اللہ تعالےٰ نے تیرے کام میں برکت ڈالی اور میری اخبار کی اشاعت روز بروز جلدی بڑھنی شروع ہو گئی۔ بیشک دوستوں کیلئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انکا ہاتھ بٹانے کیلئے ایک مجاہد بھائی کو مہیا کر دیا۔ مگر بعض دوستوں کو خدا جانے کیا وجہ یہ امر ایک آن نہ بھایا۔ شاید اس وجہ سے کہ اب محمد یوسف نے بجائے گاڑھے کے کرتہ کے گجراتی کپڑے کا کُرتا پہن لیا ہے۔ اور بجائے گاڑھے کے تہبند کے پاجامہ اور بجائے ناڑی لوٹی کے ترکی ٹوپی پہن لی ہے۔ وہ بیچارے دل ہی دل میں کڑھا کئے۔ چنانچہ ایک مشہور لوکل پرچہ کا ایک واجب الاحترام نائب اڈیٹر نے جسے میں تو ہمیشہ واجب الاحترام بھائی ہی کہونگا۔ کیونکہ میں نے اپنوں کو چھوڑ کر انہیں کو اپنا بنایا ہے۔ بڑی بڑی قربانیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ بھائی عطا فرمائے ہیں۔ اب جو بھائی اسقدر قربانیوں کے بعد میسر آئے ہوں میں بجائے بھائی! نہیں نہیں واجب الاحترام بھائی کے انہیں اور کس لفظ سے یاد کر سکتا ہوں۔ مضایقہ نہیں خواہ وہ مجھے کچھ کہیں کچھ سمجھیں۔ میرے متعلق کیسی کیسی غلط فہمیاں اور بدظنیاں پھیلائیں۔ مگر میں انہیں اپنا بھائی اور واجب الاحترام بھائی ہی کہونگا۔ بہرحال ایک لوکل معزز معاصر کے واجب الاحترام نائب مدیر نے میرے اخبار نکالنے کے ساتھ ہی میرے اخبار اور خاکسار کی نسبت جلے کٹے الفاظ لکھنے شروع کر دیئے۔ جسکی تردید ہمیشہ چیف ایڈیٹر کرتا رہا۔ فائل موجود واقعات گواہ بات چھپائے نہیں چھپ سکتی مگر میں نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ میں ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہا کہ وہ قیمتی وقت اور روپیہ جو اپنے بھائی کو بُرا بھلا کہنے میں صرف ہو بہتر ہے کہ اسے مخالفین اسلام پر لگایا جاوے۔ مگر میرے بھائیوں اور دوستوں کے حوصلے میرے متعلق زیادہ اور زیادہ ہی بڑھتے گئے کبھی مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ اپنے لیکچروں میں سلسلہ کا ذکر نہیں کرتا۔ کبھی مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے خلافت کے متعلق کوئی مضمون نہیں لکھا اور کبھی مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ للہ کیلئے مسلمان ہوا۔ پیارو میں خدا کے فضل سے ان لوگوں سے ہوں جو ہر وقت اپنی غلطی کی اصلاح کرنیکے لئے آمادہ ہیں جو ہر وقت اپنی غلطی کو ایک ٹوٹے ہوئے چھپر کیطرح پھینکنے کیلئے آمادہ ہیں اپنے کہوئے ہوئے تاج کیطرح ہر وقت اپنے سر پر رکھنے کیلئے تیار ہیں۔ پیارو اگر میں نے واقعی اپنے لیکچروں میں کبھی سلسلہ عالیہ کا ذکر نہ کیا ہو تو بیشک مجھ سے بڑھ کر محسن کش اور خود غرض اور کون ہو سکتا ہے کہ جس جگہ نے میں اندھا تھا مجھے آنکھیں دیں۔ میں مردہ تھا مجھے زندگی بخشی۔ میں اندھیرے میں تھا مجھے اوجالا دیا۔ اگر میں ایسی جگہ اور ایسے سلسلہ کا ذکر نہ کروں تو سخت ہی غلطی ہے۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعات میرے دوستوں کے لگائے ہوئے الزامات کی کہانتک تائید کرتے ہیں۔

دوستو! جب مجھے کہیں لیکچر کے لئے جانیکا اتفاق ہوا میں نے اپنے لیکچر کو کبھی ختم نہیں کیا جب تک کہ میں نے ایک یا دوسرے رنگ سے اس جگہ مقدس اور سلسلہ عالیہ مطاہرہ کا ذکر نہ کیا ہو۔ جسکی بدولت مجھے زندگی بخش تازگی اور نورانی آنکھیں ملیں۔

پچھلے سال مجھے مفتی محمد صادق صاحب اور میر قاسم علی صاحب کیساتھ ہمبر پور جانیکا اتفاق ہے یہ دونوں دوست اس امر کے زندہ گواہ موجود ہیں کہ خاکسار نے کسطرح اپنے لیکچر میں کھول کھول کر سلسلہ عالیہ کا ذکر کیا۔ اسی طرح دوسری دفعہ مجھے ایک اور جگہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب کیساتھ جانیکا اتفاق ہوا۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب اس امر کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ کہ میں نے کس دلیری اور جرأت سے سلسلہ عالیہ کا ذکر کیا۔

پیارو! میں ضدی اور ہٹ دھرمی نہیں میں اپنی غلطی کو ہر وقت قبول کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ واقعی اگر کوئی غلطی ہو۔ ورنہ یونہی بدظنیوں کا میرے پاس کیا علاج ہے۔

دوسرا الزام مجھ پر یہ لگایا جاتا ہے جسکی آڑ میں مجھ پر طرح طرح کی سختیوں اور سخت سے سخت حملوں کے کرنے سے نا خدا کے خوف کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور نہ خدا ترسی سے کام لیا جاتا ہے۔ وہ سخت الزام کیا ہے؟ کہ خلافت ثانیہ کا کبھی اپنے اخبار میں ذکر نہیں کیا۔ پیارو اگر حقیقتاً یہ بات ہوتی تو مجھ سے بڑھ کر دنیا میں اور کون نالائق اور محسن کش ہو سکتا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر میں اپنا آپ بیچ چکا ہوں۔ اور جس کو میں اپنے سر کا تاج اور اپنی مرضی کا مالک سمجھتا ہوں۔ اس کا میں اپنے اخبار میں ذکر نہ کروں (یہ کیسے اندھیر کی بات ہے) مگر اس امر کیلئے بہتیری گواہ میرے اخبار کا فائل ہے اگر واقعی میرے اخبار کا فائل اس ضروری اور لازمی امر کی نسبت خاموش ہے۔ تو دنیا میں مجھ سے زیادہ گنہگار اور کون؟ بیشک میں گردن زدنی کے لائق ایک دفعہ نہیں سو دفعہ؟ اگر یہ بات نہیں تو پیارو وہ دن اس دن سے جب کسی شخص کو بلا وجہ اور بلا سبب ابتلاء میں ڈالنے سے آپ سے باز پرس ہو گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۳۔ مارچ کو ہوا۔ اب اسکے بعد میں اخبار نور کی اوراق گردانی کرتا ہوں کہ اس ضروری اور لازمی امر کی نسبت اخبار خاموش ہے۔ یا زبان حال سے پکار پکار کر اپنی صداقت کی گواہی دے رہی ہے ملاحظہ فرمایئے:۔

جلد ۵ نور نمبر ۲۲۔ صـ ۲ ایک کالم۔ نور نمبر ۲۲ صـ ۱۵ سالم۔ نور نمبر ۲۴ صـ ۶ دو کالم۔ اخبار نور جلد ۵ نمبر ۲۵ صـ ۱۰ صفحہ سالم۔ نور نمبر ۲۶ جلد ۵ صـ ۹ سالم کالم۔ نور نمبر ۲۶ صـ ۱۶ سالم صفحہ۔ جلد ۵ نمبر ۲۷ صـ

پورا کالم - نور جلد ۵ نمبر ۲۸ صفحہ ۹ پورا کالم - نور جلد ۵ نمبر ۳۱ صفحہ ۳ پورا کالم نور جلد ۵ نمبر ۳۱ صفحہ ۱ سالم صفحہ - نور جلد ۵ نمبر ۳۲ صفحہ ۵ پورا کالم جلد ۵ نمبر ۳۱ صفحہ ۱۱ کالم - نور جلد ۵ نمبر ۳۵ از ۱۴ تا ۱۵ صفحہ - جلد ۵ نمبر ۳۹ صفحہ ۱۱ سالم کالم - جلد ۵ نمبر ۴۳ صفحہ ۵ سالم - نور جلد ۶ نمبر اول صفحہ ۹ ایک کالم - جلد ۶ نمبر ۵ صفحہ ۶ ایک کالم نور جلد ۶ نمبر ۷ ایک کالم - جلد ۶ نمبر ۸ - ایک کالم - نور جلد ۶ نمبر ۹ صفحہ اول و دوم و حصہ سالم کالم - نور جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۷ پورا کالم - نور جلد ۶ نمبر ۱۱ - ایک کالم جلد ۶ نمبر ۱۳ - صفحہ اول لغایت صفحہ ۴ - نور جلد ۶ نمبر ۱۴ - صفحہ ۵ تا ۵ - جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۴ ½ ۱ کالم - جلد ۶ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ تا ۲ - وغیرہ وغیرہ

گو مجھے اسبات کا زیادہ احساس ہے کہ میں نے شروع سے لیکر آجتک اپنے اخبار کو اس رنگ میں رنگین نہیں کیا مگر نور کا مشن خصوصیت سے آریوں اور سکھوں میں تبلیغ اسلام ہے چونکہ میرے اخبار کا روئے سخن زیادہ تر آریہ اور سکھ صاحبان کیساتھ ہے مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں نے اس ضروری فرض سے کوتاہی اختیار نہیں کی اگر میں ایک طرف دھڑلے اور زور سے آریہ سماج اور سکھوں کیلئے لکھتا رہا ہوں تو دوسری طرف مسئلہ خلافت سے بھی غافل نہیں رہا۔

اب میرے دوست مجھ پر یہ تو اعتراض کر سکتے ہیں کہ جیسی تیزی سے اور اخبار والوں نے لکھا تم نے ایسا کیوں نہیں لکھا - مگر یہ ہرگز ہرگز کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس معاملہ کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں - حضرت خلیفہ اول رضی اللہ کی وفات کے بعد جسقدر پرچہ جات شائع ہوئے خدا کے فضل سے آپ ہرگز ہرگز کوئی ایسا پرچہ نہیں پائینگے جسمیں صراحتاً یا کنایتہً مسئلہ خلافت کا ذکر نہ ہو ہر ایک سوسائٹی میں الگ الگ مذاق کے آدمی ہوتے ہیں بعض سختی پسند بعض نرمی پسند - یہ بڑا ظلم ہوگا کہ ہم نرمی پسندوں کو اس لئے گردن زدنی قرار دیں کہ وہ سختی پسند کیوں نہیں ہو جاتے یہ تو نیچر اور قدرت کے ساتھ لڑائی ہے - سوسائٹی میں مختلف اقسام کے آدمی ہونگے - کوئی نرمی پسند کوئی سختی پسند - کوئی نرمی میں بہتری جانتا ہے اور کوئی سختی میں -

نرمی اور سختی کوئی سلسلہ کے اصولوں میں سے نہیں ہے یہ الگ الگ طبایع ہیں - جب تم دیکھتے ہو کہ آنحضرت کی رسالت میں حضرت مسیح موعود کے اقرار میں سلسلہ خلفاء میں ایک آدمی ہر حرح سے ہمارے ساتھ ہے اور اصولات میں سرمو فرق نہیں لاتا - اور نہ صرف اصولوں کو مانتا ہی ہے بلکہ دوسروں کے منوانے میں بھی دامے درمے سخنی قدمی دریغ نہیں کرتا تو یہ کسقدر زیادتی ہے کہ ہم صرف کسی کو محض نرمی پسند ہونے کی وجہ سے اسکے متعلق ایسی ویسی باتیں مشتہر کر دیں اور بدظنیوں کے پل باندھ دیں تو دنیا میں اس سے بڑھکر اور کونسی زیادتی ہو سکتی ہے فرض کیا کہ تم نے ایک بے زر - بے در - بے گھر انسان کے متعلق بدظنیوں کے پل باندھ دیئے اور تم میں سے بعض اسے ابتلاء میں ڈالنے کیلئے کامیاب بھی ہو گئے تو دوستو ابتلاء دینے کونسی بہادری اور دلیری ہوگی - بہادری اس میں ہے کہ ہم کسی کو ابتلاء سے بچائیں نہ اسمیں کہ کسی کی ٹھوکر کا موجب بنو - پیارا مسیح کہتا ہے وہ شخص جو کسی کو ابتلاء میں ڈالتا ہے - بہتر ہوتا کہ اسکے گلے میں چکی کا پاٹ ڈالکر کوئیں میں پھینک دیا جاتا - دیکھو انبیاء علیہم السلام نے ابتلاء کو کیسا گناہ قرار دیا ہے - پیارو تم کیوں کسی کے ابتلاء کا موجب بنتے ہو - دوستو! چاہیئے کہ ہمارا نمونہ ایسا ہو کہ راہ چلتا مسافر بھی سوجان سے قربان ہو جاوے جسقدر ہادی دنیا پر تشریف لائے جسقدر مصلح مبعوث ہوئے جسقدر اوتار دنیا کے اوہاں کے لئے تشریف لائے خیال فرماؤ وہ کسقدر چشم پوش اور ستار تھے - یہی وجہ ہے کہ آج تک دنیا ان کے اسمار گرامی کو کمال شردھا اور عزت سے لیتی ہے - دوستو! میں درد دل سے یہ عرض کرونگا کہ خدا کے لئے تم کسی کی ٹھوکر اور ابتلاء کا موجب نہ ہو اور پھر اس شخص کے لئے جسنے اپنوں کو چھوڑ کر آپ لوگوں کو اپنا بنایا ہو - آپ لوگوں کو ہی وہ اپنا بھائی اور دوست غمگسار سمجھتا ہو - تمہیں چاہیئے کہ تم اس کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرو - ممکن ہے میرے بعض بھائی میرے نام "یوسف" سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں - دوستو! یہ آپ کی غلطی ہے - اگر میرا نام خالی یوسف ہی ہوتا تو پیشک آپ کو اجازت تھی - مگر میرا نام تو محمد یوسف ہے - میں آپ سے یوسف کے بھائیوں کی سی توقع نہیں رکھتا، بلکہ اس نمونہ کا خواستگار ہوں جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر روا رکھتا ہے -

اب تیسرا الزام مجھ پر لگایا جاتا ہے کہ میں پیسے کے لالچ سے مسلمان ہوا - دوستو! خدا کے لئے غور کرو یہ کسقدر زیادتی اور سختی سے کام لیا جا رہا ہے - بیچارے مسلمانوں کے پاس سوائے بھیک اور ننگ کے اور رکھا ہی کیا ہے یہ یقینی امر ہے کہ مسلمان سکھوں یا ہندوؤں سے کوئی زیادہ مالدار نہیں ہے آج مسلمان کی نشانی ایک پھٹا پرانا تہمت اور مٹی کا پیالا ہے -

دوستو! غور کرو اور یاد رکھو کوئی آدمی مسلمانوں کی ایسی حالت دیکھکر روپیہ کیلئے ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا - بلکہ اسے صرف اسلام کی حقانیت قرآن شریف کی معرفت رسول عربی کا اسوہ حسنہ اپنی طرف کھینچتا ہے - اگر کسی نے روپیہ کیلئے مذہب تبدیل کرنا ہو تو اسکے لئے عیسائیت کا دروازہ کھلا ہے - اور پھر خدا کے فضل سے کام کرنیوالا آدمی وہ جہاں بھی جائیگا اپنے لئے جگہ پیدا کر لیگا - آپ اسبات کو غور سے سنیں کہ اس وقت مسلمانوں کی قابل رحم حالت کو دیکھکر ہرگز کوئی غیر مسلم روپیہ کیلئے مسلمان نہیں ہو سکتا - اگر کسی کو روپیہ کی ضرورت ہو تو اس کے لئے عیسائیت یا کسی اور مالدار سوسائٹی کے مذہب کا دروازہ کھلا ہے اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ مسلمان ہو کر عام مسلمانوں کی ہمدردی سے فائدہ اٹھانے کی بجائے ایک چھوٹی سی جماعت سے اپنا تعلق پیدا کرے - یہ تمام باتیں بدوں صداقت بدوں حقانیت بدوں سچائی بدوں راستی کے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتیں

پیارو کوئی نومسلم گھر باہر سے نکالا ہوا نہیں ہوتا بلکہ اسکے آبائی مذہب کے لوگ ہر وقت اسکی ناز برداری کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں - اگر کوئی مسلمان ہوتا ہے تو محض حقانیت کیلئے - تم کیوں کسی پر خواہ مخواہ بدظنی کر کے دوزخ کا ایندھن خریدتے ہو کیا تم عالم الغیب ہو - خدا مت بنو؟

یہ پچھلے ہی سال کی بات ہے کہ ایک سکھ میرے پاس غرض سباحثہ آیا - ایک دو گھنٹہ کی بات چیت سے جب میں نے اس کا منہ بند کر دیا کہ حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

KHILAFAT LIBRARY

مسلمان رہتے - تو وہ اس عہد پر کہ میں گھر میں یہ کتابیں نکال کر دیکھونگا اور ایک ہفتہ تک آکر پتہ دونگا - ایک ہفتہ کے بعد وہ سکھ واپس آیا - اور آکر کہنے لگے کہ میں علیحدگی میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی میرے پاس رہتے - میں نے ان کو الگ کر دیا - اس نے یہ کہا کہ میں ایک راز کی بات آپ سے کہتا ہوں - اگر آپ یہ عہد کریں کہ میں کسی کو نہیں بتلاؤں گا - تو میں کہنے کی جرءت کر سکتا ہوں - میں نے کہا کہ سوائے اپنے گورو حضرت خلیفۃ المسیح کے میں اور کسی کو ہرگز نہیں بتلاؤں گا - مگر اس نے اس بات پر زور دیا کہ آپ حضرت کو بھی نہ بتلائیں غیر آخر لے دے اور رد کد کے بعد وہ اس پر رضامند ہو گیا - کہ آپ حضرت کو بیشک بتلادیں مگر اور کسی کو نہ بتلائیں اور پھر اس نے مجھے وہ راز والی بات بدیں الفاظ بتلانی شروع کی :-

مجھے فلاں شخص جو اس وقت ہماری قوم کا لیڈر اور بڑا بھاری مالدار ہے نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ آپ کی اس روش نے کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج مسلمان تھے نے ہماری نئی پود پر بہت ہی برا اثر ڈالا ہے - اگر یہاں آپ کو ڈیڑھ سو کی آمدنی ہے تو ہم آپ کو تین صد دینے کیلئے تیار ہیں اور اگر آپ کو زمین کی خواہش ہے تو ہم اسے پورا کرنیکے لئے تیار ہیں - اور اگر آپ خوبصورت عورت سے شادی کرنیکے لئے آمادہ ہیں تو ہم آپ کی یہ خواہش بھی پوری کرنیکے آمادہ ہیں مگر آپ سکھ ہو جائیں - میں نے اس شخص کو جو لالچ دیا کہ سکھ ایک بہادر قوم ہے - بہادر ہمیشہ بہادروں کی قدر کرتے ہیں - اگر آپ مجھے واپس لینا چاہتے ہیں تو میں آپکو ایک نہایت ہی عمدہ اور آسان راہ بتلاتا ہوں - وہ یہ کہ آپ مجھے بہادری سے سکھ بنا دیں یہ لالچ کی راہ مجھے پسند نہیں ہے ؟ آپ ایک جلسہ کریں مقام منتخب ہو آپ کی طرف سے چھ دس اور ہماری طرف سے بھی محدود آدمی ہوں پولیس کا انتظام ہو - دو جج مقرر کئے جاویں - میری طرف سے یہ دعویٰ خدا لائی پیش کیا جائیگا کہ حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے اور آپ نے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ مسلمان نہ تھے بلکہ ہندو تھے - پھر اگر میں اور سے واقعات حقہ

اس امر کو یا یہ ثبوت تک پہنچا دوں کہ حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے تو آپ لوگوں کا یہ فرض ہوگا کہ آپ بھی سچے دل سے لا الہ الا محمد رسول اللہ کہتے ہوئے اپنے گورو کے راستہ پر قدم زن ہوں - اور اگر آپ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت بابا صاحب مسلمان نہ تھے تو گویا آپ نے مجھ پر اتمام حجت کر دی آگے میرا کام رہا کہ میں سکھ بنجاؤں یا مسلمان رہوں - بہرحال میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کے قابل نہ رہا - اگر آپ مجھے قائل کرنا چاہتے ہیں ..... تو بہادروں کیطرح مرد میدان بنکر قائل کیجئے - وہ یہ سنکر اس اقرار پر کہ میں بھیجنے والے بزرگ کو تمام باتیں جاکر کہتا ہوں - وہ جو کچھ کہیگا آپ کو ہفتہ عشرہ تک آکر بتلا دونگا - یہ کہکر چلا گیا - میں نے یہ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا - آپ نے بہت ہی پسند فرمایا اور حضور کے ایماء سے مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں عرض کیا - جناب مولوی صاحب نے بھی اسے بہت پسند فرمایا - غرتقریباً ۱۵ روز کے بعد وہ شخص پھر میرے پاس آیا اور آکر کہنے لگا میں نے ان سے ذکر کیا مگر وہ مباحثہ پر رضامند نہیں ہوتے وہ یہی کہتے ہیں کہ اگر انہیں یہاں ڈیڑھ صد کی آمدنی ہے تو ہم تین صد دینے کیلئے تیار اور آمادہ ہیں اور وہ واپس سکھ بنجاویں مگر میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ ایسے شخص کے مسلمان سے سکھ ہونیسے آپ کو کچھ فائدہ نہیں کیونکہ جو شخص آج صرف ڈیڑھ صد کی بجائے تین صد روپیہ کیلئے مسلمان سے سکھ ہو سکتا ہے وہ کل تین صد کی بجائے پانصد کیخاطر سکھ سے عیسائی بھی بن سکتا ہے بتلائیے ایسے شخص کا مسلمان سے سکھ ہونیکا آپ کو کیا فایدہ ؟ آدمی معقول تھا بات دل لگی سن کر خاموش ہو گیا -

اس کو بھی جانے دیجئے یہ تو صرف مسلمان سے سکھ ہونے

کا سوال تھا - میرے ہاتھ اس سے بھی کئی گنا بڑھکر ایک اور موقع آیا - جس میں نہ مجھے مسلمان سے سکھ بنجنے کی ضرورت تھی البتہ قدرے پولیٹکل چال اور دنیوی ہیر پھیر مطلوب تھا - پھر دنیوی نکتہ خیال سے دارے نیارے نور اخبار کو ایک علم پرور اور مذہبی احساس رکھنے والی مسلمانوں کی ریاست کے ایک بڑے آدمی کی دست بوسی کا فخر تھا - وہ نور کے مضامین کو کمال محبت اور ایڈیٹر نور کے کاموں سے خاص ہمدردی رکھتا تھا - ایک دفعہ انہوں نے مجھے گرامی نامہ میں لکھا کہ میں آپ کے کاموں کو بڑی عزت اور ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور خصوصاً آپکا آریوں اور سکھوں میں جو کام ہے اسے میں کمال دلچسپی سے دیکھ رہا ہوں اور خصوصاً جو آپ سکھوں اور آریوں میں مفت ٹریکٹ تقسیم کر رہے ہیں - یہ بہت ہی مفید کام ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں ریاست کیطرف سے آپ کے کام میں معقول مدد دلاؤں مگر ریاست کے اور آپکے عقاید میں فرق ہے اسلئے قادیان میں آپ کو مدد دلانا مشکل ہے - ہاں میں آپ کو اس کے لئے ایک راہ بتلاتا ہوں کہ آپ اپنا اخبار کو امرتسر یا لاہور لے جائیں اور آپ کے عقاید بیشک یہی رہیں - تو میں آپکو معقول مدد دلا دونگا - پیارو مذہبی اور پولیٹکل آدمیوں میں یہی ایک فرق ہے کہ جہاں پولیٹکل آدمی ذرا ذرا سی مطلب براری کیلئے اپنے عہدوں کو توڑنے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں وہاں مذہبی آدمی ذرا ذرا سی بات کے پیچھے کیلئے اپنی گردنیں کٹوانے کے واسطے آمادہ ہو جاتے ہیں - میں نے اس بڑے آدمی کو جواب دیا کہ مجھے اسطرح اپنے اصول کو قربان کر کے مدد حاصل کرنیکی قطعاً ضرورت نہیں ہے - میں خدا کو رازق اور کارساز سمجھتا ہوں جس خدا نے اسلام جیسا بے نظیر مذہب مجھے عطا فرمایا اور پھر جس مولیٰ اور احکم الحاکمین کے نام کا میں ڈنکا بجا رہا ہوں وہ لوگوں کے قلوب پر قادر ہے وہ خود میرا حامی و ناصر بنجائیگا - کیا اس ارض مقدس کو (میں اٹھا تھا جب مجھے آنکھیں دیں میں لولاتھا جس نے ہیرا دیئے جسکی وجہ

اور طفیل سے مجھے اسلام جیسا اطہر اور اکمل دین نصیب ہوا)
میں پانچ یا سات ہزار روپیہ کی خاطر کسطرح اور کیسے
چھوڑ سکتا ہوں۔ یہ جواب سنکر وہ بڑے آدمی برافروختہ سے
ہو گئے اور لکھا کہ تم لوگ بہت تنگ دل ہو آئندہ کیلئے میرے
نام سے اخبار بند کیا جاوے۔ میں نے دل وجان سے اس
بڑے آدمی کے نام پر چرکھڑی کھینچدی۔ اور اللہ تعالیٰ
کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ خدا نے مجھے اس امتحان میں بھی
فتحدی اور ثابت قدم رکھا۔

پر مگر ہوا تو یہ بدظنی کا اور خانہ خراب ہو غلط فہمی کا"
دوستو اغور کرو اور خدا کے لئے غور کرو۔ اگر میرے دلمیں
لالچ کا سوال ہوتا (جس کو لیکر میں بعض دوستوں کے نزدیک
قادیان میں بیٹھا ہوا ہوں) تو یہ لالچ قادیان سے باہر
رہ کر باحسن وجوہ پورا ہو سکتا ہے۔ مفت ٹریکٹوں کی
اشاعت کی وجہ سے نور کا فنڈ اس وقت معقول رقم کا
مقروض ہے۔ دوسری طرف غلط فہمیوں کے طومار اور
بدظنیوں کی بھرمار ہے۔ تیسری طرف باہر ذرا تھوڑی سی
تبدیلی سے معقول روپیہ ملسکتا ہے۔ ایسے وقت میں خدا ہی
ہے جو انسان کے دل کو صبر اور رضا سے امتحان میں قایم
رکھ سکتا ہے۔ ورنہ کیا انسان اور کیا اسکی بساط۔ اس
سے بڑھکر میرے سامنے ایسے ایسے مواقعہ آئے۔ اور معقول
رقمیں پیش کیگئیں۔ جس میں نا اپنے اصولوں کو قربان کرنے
کی ضرورت تھی اور نہ احمدیت کی کڑی سے الگ ہو سکتا
تھا۔ اور نہ بیعت سے الگ ہو سکتا تھا۔ البتہ قادیان کی
جدائی ضرور تھی۔ مگر میں نے اس پیاری جگہ پر تمام مال تمام دولت
تمام روپیہ تمام لالچ کو قربان کر دیا۔ مگر ایک طرفۃ العین کیلئے
میں قادیان کی جدائی کو روا نہ رکھ سکا۔ کیا بدظنی پھیلانیوالے
دوست اس کے ایک شوشہ کو بھی رد کر سکتے ہیں حاشا وکلا۔
تو دوستو! پھر تم کیوں خواہ مخواہ ایک بھائی کے متعلق
بدظنیاں پھیلا کر عاقبت کیلئے برا توشہ مہیا کر رہے ہو۔
دوستو تم کسی بھائی کو خواہ مخواہ ابتلاء میں نہ ڈالو ہمیں
اپنے خلیفہ وقت کے اسوہ حسنہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے
کچھ دنوں کی بات ہے کہ ایک دیرینہ کرم فرما نے حضرت
صاحب کے سامنے خاکسار کی نسبت ایسے ایسے الفاظ کہنے
شروع کئے۔ تو حضرت صاحب نے جواب دیا کہ اس شخص
نے اس وقت بیعت کی جب ہمارے ساتھ گنتی کے
آدمی تھے تم ایسے شخص کی نسبت خواہ مخواہ کیوں اسطرح
کے الفاظ استعمال کرتے ہو۔

پیارو یہ پچھلے ہی دنوں کی بات ہے کہ معزز ہمعصر بدر
کے متعلق یہ خوشخبری ملی کہ اسکی تین ہزار کی ضمانت معاف
ہو کر صرف پانصد رہ گئی ہے۔ جب اس خوش خبری کو معزز
معاصرین الفضل اور الحکم شایع کر چکے۔ تو میں نے بھی اس
فرحت افزاء خبر کو ناظرین تک پہنچانا ضروری سمجھا۔ میرا یہ
خبر لکھنا تھا کہ ایک صاحب نے خاکسار کے برخلاف ایک
لمبا چوڑا مضمون الحق میں بھیجدیا۔ مجھ اپنے اس معزز
بھائی پر اتنا افسوس نہیں ہے جتنا کہ معزز بھائی میر قاسم
علی صاحب ایڈیٹر الحق پر رنج ہے کہ انہوں نے اس مضمون
کو اپنے معزز صحیفہ میں نمایاں جگہ دی۔ حالانکہ وہ جانتے
تھے کہ یہ خبر الحکم اور الفضل میں بھی شایع ہو چکی ہے۔

دوستو! میں اپنی غلطی کو ہر وقت قبول کرنیکے لئے تیار ہوں
اگر مجھے بتلایا جاوے کہ فلاں بات میں تم غلطی پر ہو تو میں
ان لوگوں سے ہوں جو غلطی کو چھوڑنے اور راستی کو قبول
کرنے کیلئے ہر وقت آمادہ اور تیار ہیں۔ مگر خدارا یہ وطیرہ
ٹھیک نہیں کہ تم کسی بھائی کو خواہ مخواہ بدنام اور ابتلاء
میں ڈالنا شروع کر دو۔ ایک مومن کی شان ہے کہ وہ اپنے
دوسرے بھائی کو ابتلاء سے نکالے نہ یہ کہ اسکی ٹھوکر کا
موجب بنے۔

KHILAFAT LIBRARY

پیارو! ہماری شان ایسی ہونی چاہیئے کہ ہم اپنے ایک
بھائی کو بڑھتے اور پھیلتے پھولتے دیکھکر خوش ہوں
نہ کہ اسکی ترقی کو دیکھکر حسد کریں۔ جب تک میں سکول میں
پڑھتا رہا۔ اس وقت تک میں سب کو پیارا تھا۔ جب میں نے
اخبار نکالا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے
میرے اخبار کو ترقی دی مجھے خدمت اسلام کا موقعہ دیا
اس وقت سے میں دیکھتا ہوں کہ بعض دوستوں کو میں ایک
آنکھ نہیں بھاتا۔ شروع شروع اخبار میں بجائے ایک
بھائی کا حوصلہ افزائی کے ایک نائب مدیر کا اپنی اخبار
میں بلاوجہ اور بلاسبب خاکسار کے متعلق ایسے ویسے
الفاظ استعمال کرنا اور چیف ایڈیٹر کا اسکی تردید کرتے
رہنا اس امر کا شاہد حال ہے۔ اور یہ تمام باتیں صرف
میرے اخبار نکالنے اور میرے بڑھنے اور خدمت دین
کرنے کی وجہ سے ہیں۔

اب اس کا خاکسار کے پاس کیا علاج ہے۔ دوستو!
اگر میں ابتدائی حالت کی طرح چنے ہی چباتا رہتا یا ناڑ
کی ٹوپی پہنتا اور مسجد کی چٹائی پر لیٹا رہتا اور زیادہ سے
زیادہ لنگر خانہ کے دروازہ پر کھڑا ہو کر میاں نجم الدین
کے ہاتھوں کیطرف دیکھتا رہتا۔ تو غالباً آج میرے دوستوں
کو میری نسبت بدظنی پھیلا کر خواہ مخواہ گناہ سمیٹنے
کا موقعہ نہ ملتا۔

(۱) اب تو میرے بعض دوست تبھی
خوش ہو سکتے ہیں کہ یا تو محمد یوسف
پھر ۱۹۰۸ء کا محمد یوسف بنجاوے
(۲) اور یا قادیان سے چلا جاوے +
(۳) اور یا والیس سورن سنگھ ہو جاوے۔

مگر پیارو! یہ تینوں باتیں میرے قبضہ تصرف سے باہر
ہیں۔ میں ایک عاجز انسان ہوں اس قدر مجھ میں طاقت
کہاں کہ میں ۱۹۱۵ء کا محمد یوسف ۱۹۰۸ء والا محمد یوسف
بنکر وہی ناڑ کی ٹوپی وہی مسجد کی چٹائی وہی بھنے
چنے چبانے شروع کر دوں؟

(۲) قادیان سے چلے جانا بھی میرے قبضہ تصرف سے
باہر ہے جس جگہ نے میں اندھا تھا مجھے آنکھیں دیں
(جن سے میں نے روشنی اور اندھیرے کو پرکھا) میں بہرہ
تھا مجھے کان دیئے۔ جن سے میں نے خدا کی آواز کو سنا
میں صراط مستقیم سے دور پڑا بھٹک رہا تھا اس جگہ نے
مجھے سیدھی راہ بتلائی۔ قریب تھا کہ میں سوکھ کر خشک
لکڑی بن جاتا۔ مگر اس جگہ کی طفیل میری روح تازہ ہوئی
تو دوستو! بتلاؤ کہ میں کسطرح اور کیسے اس جگہ کو چھوڑ کر
آپ کے دل کی مرادیں پوری کر سکتا ہوں؟

(۳) محمد یوسف کا سورن سنگھ ہو جانا بھی اب میرے قبضہ

KUTUBKHANA LIBRARY

نصرف سے باہر ہے۔ دوستو! جب مجھ پر امر ظاہر اور باہر ہو چکا ہے کہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے اور اس فرش خاکی پر صرف اسلام ہی ایک سچا دین اور زندہ مذہب ہے جسے قبول کر کے انسان خدا اور اس کے فرستادوں کو خوش کر سکتا ہے۔ اور پھر حضرت اقدس بانا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے یہ امر اظہر اور مبیّن ہو چکا ہو کہ تورات زبور انجیل وید مقدس غرضیکہ کل صحایف سماوی میں اس وقت صرف قرآن شریف کو ہی یہ طاقت ہے کہ دنیا کو الٰہی گیان اور حقایق و معارف سے مالا مال کر سکتا ہے تو پیارو پھر یہ کیسے اور کسطرح ہو سکتا ہے کہ میں خدانخواستہ اسلام جیسے اطہر اکمل اتم دین کو جو حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنا دیتا ہے اسے چھوڑ دوں ہرگز ہرگز ہرگز نہیں۔

پھر مجھ سے توقع کی جاتی ہے کہ میرے بعض دوست مجھ پر جسقدر چاہیں الزام لگائیں بدظنیاں پھیلائیں۔ دکھ دیں مگر میں لب کشائی نہ کروں۔ دوستو! کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کو دکھ دیں اور اسکی زبان آہ و پکار نہ مچائے پیارو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دکھے دل سے ضرور آہ نکلے گی اگر تم چاہتے ہو کہ کسی کے دل سے آہ نہ نکلے اسکے ہونٹ نہ بلبلائیں تو اسکے لئے تم اسے ایسا موقعہ ہی نہ دو۔

میرے دوستو! میں پھر بار بار یہ عرض کر دونگا کہ خدا کے لئے تم کسی کو ابتلاء میں ڈالنے کا موجب نہ بنو۔ فرض کیا کہ بعض دوست اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے اور کسی کو ابتلاء میں ڈالنے میں کامیابی بھی حاصل کر لی اسے کامیابی نہ سمجھو یہ انتہا درجہ کی ناکامی ہے۔ بہادری اور مردانگی اسی میں ہے کہ تم کسی کو اپنے اخلاق علوی سے قابو کرو نا کہ اپنے سخت اور کڑوے اقوال سے اسکے جگر کو پارہ پارہ کر دو۔

دوستو! میں نے از روے واقعات حق اس امر کو ہر طرح سے ثابت کر دیا کہ جو لوگ مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ محمد یوسف نے کبھی اپنے لیکچروں میں مسئلہ عالیہ کا ذکر نہیں کیا یہ سراسر خلاف واقعہ اور سوائے ایک نو وارد بھائی کے دل دکھانیکے اور کچھ مقصود نہیں ہے۔

پھر جو مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے اپنی اخبار میں کبھی مسئلہ خلافت کا ذکر نہیں کیا یہ ایسا ہی خلاف واقعہ ہے جس طرح روز روشن میں سورج کا انکار؟ میرے اخبار کا فایل حاضر ہے۔ میں نے کل حوالجات درج کر دیئے ہیں چکا دل چاہے دیکھ لے۔ بدظنیوں سے سوائے ایک نو وارد بھائی کا دل دکھانیکے اور کچھ مقصود نہیں۔ دوستو! تم خدا کے لئے کسیکی ٹھوکر کا موجب بنو اور نہ بنو۔ اور پھر پھر مجھ پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے روپیہ کیلئے اسلام قبول کیا یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جسطرح اس وقت مسلمانوں کو دولتمند کہنا۔ کون نہیں جانتا کہ اس وقت مسلمان بیچارے بھوکے اور ننگ کا شکار ہو رہے ہیں اگر کسی کو روپیہ کی ضرورت ہو تو اسکے لئے عیسائیت وغیرہ کا دروازہ کھلا ہے۔ ایسے آپ سے ان کڑوے اور کھوٹے اقوال اور سینہ فگار طعن سننے کی کیا ضرورت ہے پیارو خدا سے ڈرو تم کیوں کسی کے ابتلاء کا موجب بن رہے ہو یاد رکھو دنیا میں کسیکو ابتلاء میں ڈالنے سے بڑھ کر اور کوئی گناہ عظیم نہیں ہے۔ تم ڈرو اس وقت سے جب ایک بھائی کو ابتلاء میں ڈالنے کی وجہ سے ..... خدا تم سے باز پرس کرے گا۔

پیارو چاہیئے کہ آپ اپنے اخلاق علوی سے نو واردوں کو قابو کرو۔ ایک نو وارد کو اسلامی انوار سے اسقدر متمتع ہونیکا دعوے نہیں جسقدر کہ ایک قدیمی مسلمان کو ایک نو وارد آپ سے بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب اپنی جائداد اپنے وطن کو چھوڑ کر آپ کو اپنا بھائی دوست یار غمگسار سمجھتا ہے۔ اگر آپ کی طرف سے اسے قلب شکن اور دلفگار دکھ پہونچیں تو اس کا بہترین اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو پھول کی خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر آگے ہاتھ بڑھائے مگر اس کے ہاتھ کانٹوں سے چھلنی ہو جائیں۔ آہ باوجود اپنی سچائی اور صفائی کے اور باوجود اسکے کہ اپنے غیب دان خدا کے روبرو صادق اور اپنے بھائیوں کے ہمدرد اور دل و جان سے خیر خواہ ہیں اور کوئی کھوٹ میرے دل میں نہیں۔

میں صاف ہوں مگر بدظنیوں کا فشانہ بنایا جاؤں
آہ اسکا میرے پاس کیا علاج ہے۔ ؎
تو اتم کہ سر ہم دریں راہ دہم + دلے بدگماں را چہ درماں کنم

قرآن شریف کیسے گورمکھی ترجمہ

کیلئے دوستوں کا اشتیاق!

قرآن شریف ایسی جامع اور اکمل کتاب ہے جسکا گیان روئے زمین اور کل عالم کیلئے ہے جو معرفت سے لبریز اور خدائی وصال کا بے نظیر ذریعہ ہے افسوس کہ آجتک مسلمانوں نے ایسے بے نظیر گیان اور معرفت تامہ سے لبریز کتاب کی قدسیت اور روحانی علم کو دوسروں تک پہنچانے میں جسقدر کوتاہی اور سستی سے کام لیا وہ کوئی لکی چھپی بات نہیں ہے۔ انجیل کا اکثر وقت کم از کم ۶۰ زبانوں میں ترجمہ ملتا ہے مگر قرآن شریف کا سوائے۔ اردو۔ اور فارسی۔ یا شاید پشتو کے اور کسی زبان میں ترجمہ نہیں پاؤ گے۔ کیا غضب کا مقام اور ششدر کر دینے والی بات ہے کہ ایسا موقعہ پاکر آریہ اور سکھ تو قرآن شریف کا غلط اور بے سروپا من مانا ترجمہ کر کے قرآن شریف کے مطاہر اور روحانی گیان کو اپنی طرف سے گھڑ لا کر کے گورمکھی اور ہندی دان پبلک کے سامنے پیش کریں۔ مگر ہم سر کے نیچے ہاتھ رکھکر اور پاؤں پسار کر سوئے پائیں۔ اس کوتاہی اور سستی اور لاپرواہی کی بھی کوئی حد اور کوئی انتہاء ہے؟ ہمیں چاہیئے تھا کہ ہم بدوں کسی تحریک اور اکساہٹ کے ہی خود بخود قرآن شریف کا ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے آریوں اور سناتنیوں اور جینیوں اور سکھوں میں ساون کی بارش کی طرح بکھیر دیتے تاکہ ہندوستان کی خشک زمین قرآن شریف کے روحانی گیان سے سرسبز اور شاداب ہو جاتی۔ مگر نہیں نہیں ہم نے اس ضروری اور لازمی امر کی اہمیت اسقدر پہلوتہی اور سستی اور بے پرواہی سے کام لیا کہ آخر وہ وقت آگیا جب ہمیں گھر کے دروازے بند کر کے سوئے ہوئے دیکھکر سکھوں اور آریوں نے گورمکھی اور ہندی ترجمہ کر کے قرآن شریف کے پاکیزہ اور مطاہرہ تعلیم کیطرف سے اہل ہند کو بدظن کرنا چاہا مگر

خدا بیڑا غرق کرے سستی اور لاپرواہی

کا کہ ہمیں پھر بھی ہوش نہ آئی اور ہم نے آنکھ جھپک کر بھی نہ دیکھا کہ اس وقت ہم کس دروشا میں ہیں۔ خاکسار تقریباً دو سال سے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق واویلا کر رہا ہے۔ مگر بہت ہی کم بہی خواہان ملت نے اس طرف توجہ فرمائی۔ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ جسطرح سے خاکسار کرنا چاہتا ہے ... بحسب شروع وہ شدید محنت کو چاہتا ہے اول متن نیچے لفظی ترجمہ اور نیچے شرح۔ اور پھر جو سکھوں نے قرآن شریف کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کیا ہے۔ اس کا کما حقہ ازالہ اور قرآن شریف کی ہر آیۃ کے متعلق حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی شلوک جو اس آیۃ شریفہ کے مطلب کو ادا کرتا ہو۔ یہ کام جہاں ایک طرف کثیر لاگت مانگتا ہے وہاں دوسری طرف کثیر محنت کو بھی چاہتا ہے۔ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی اشد ضرورت کو محسوس کر کے میں نے ناظرین کرام کی خدمت میں یہ عرض کی تھی کہ ہفتہ واری اخبار کی ایڈیٹری کے بوجھ میں مجھے اس قدر فرصت نہیں ملسکتی کہ میں ہفتہ وار اخبار کے علاوہ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کیلئے وقت نکال سکوں اور پھر خصوصاً اس حالت میں جبکہ بعض اوقات مینجری اور محرری اور ایڈیٹری کا بوجھ ایک ہی شخص کے سر پر ہو تو اسے سر کھجلانے کی بھی فرصت نہیں ملسکتی۔ پھر قرآن شریف کا ترجمہ **تو تنہائی اور فرصت اور سکینت کو چاہتا ہے**۔ اس قدر مجھ میں طاقت ہے نہیں کہ میں نائب ایڈیٹر رکھ سکوں۔ لاچار یہی صورت ہو سکتی ہے کہ تا اختتام قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے پرچہ کو بجائے ہفتہ وار کے پندرہ روزہ کر دیا جاوے۔ سو شکر ہے کہ دوستوں نے بڑی خندہ پیشانی سے اسے منظور کر لیا ہے۔ ناظرین کرام کے خطوط درج ذیل ہیں جس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ہمارے بعض دوستوں کے قلوب میں قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کیلئے کیا جذبہ۔ اور اشتیاق ہے۔ خدا کرے ہم سب کے دلوں میں ایسی ہی تڑپ پیدا ہو جاوے۔ آمین۔

بہت سے خطوط میں سے چند ایک بزرگوں کے خطوط حسب ذیل ہیں:۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کیلئے پہلی آواز

فداہ سلسلہ برادرم مکرم مبارک احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

شیخ صاحب! السلام علیکم۔ اخبار پندرہ روزہ تو کیا اگر سال کے بعد بھی صرف ایک پرچہ روانہ کیا جاوے تو اسکی قیمت اصلی تین روپیہ شکریہ کے ساتھ ادا کرونگا کیونکہ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ سب سے ضروری کام ہے اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو امداد بھی بقدر حیثیت پیش کرونگا۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کیلئے دوسری آواز

برادرم مکرم جناب حافظ نور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں

اخویم جناب شیخ صاحب:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بجائے پندرہ روزہ اخبار نکالنے کے آپ اگر ایک ماہ کو نکالو۔ مگر قرآن شریف کا ترجمہ ضرور جلد کرو۔ اخبار تو صرف احمدیوں کے ہی دیکھنے میں آتا ہے مگر گورمکھی ترجمہ سکھوں کی نظر سے گذرے گا تو ان کو قرآن شریف کی خوبی معلوم ہو جائیگی

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کیلئے تیسری آواز

اخی المکرم جناب حکیم سید محمد حمد اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار افغان تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرمی۔ اسلام علیکم۔ اگرچہ آپ احمدی ہیں۔ اور میں مسلمان ہوں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ جو کام آپ کر رہے ہیں اس سے احمدی جماعت کو اتنا تعلق نہیں ہے۔ جتنا کہ مسلمانوں کو ہے۔ ××××××××

(خاکسار ایڈیٹر نور کو آپ کی اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ احمدی جماعت تعداد میں کم ہے۔ مگر کام بہت زیادہ ہے۔ بیچاری کس کس طرف توجہ کرے مگر پھر بھی یہ اسی جماعت کا حصہ ہے کہ روئے زمین کے ہر ہر گوشے میں اسلام پہنچا تبھی انکے قلوب ایک اشد تڑپ ہے۔ جسکے لئے وہ دامے درمی سخنے دریغ نہیں کرتی) اس لئے میں ابتدا سے ہی آپ کی ان خدمات کو جو آپ قدم سے قلم سے اور درم سے اسلام کیلئے انجام دے رہے ہیں۔ قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں گورمکھی ترجمہ قرآن کے متعلق آپ کو یاد ہوگا کہ سب سے پہلے میں نے ہی تحریک کی تھی۔ اور اب بھی میری یہی رائے ہے کہ آپ کے سوا اس کام کو اور کوئی نہیں کر سکتا باقی رہا نور۔ سو اس کا وجود بھی اس سلسلہ میں نہایت اہم اور ضروری سمجھتا ہوں۔ ہاں جیسا کہ آپکا خیال ہے اس کو پندرہ روزہ کر دیا جاوے۔ تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے۔ لیکن جاری ضرور رہے (آپ کی ذرہ نوازی کا دل و جان سے مشکور ہوں۔ نور اور محمد یوسف لازم و ملزوم ہیں۔

(آپ ایک موثر اپیل تمام اسلامی اخبارات میں چھپوا کر مسلمانوں کو توجہ دلائیں تو امید کہ اس ضروری کام کیطرف توجہ ہو جاوے گی۔ اور مجھے توقع ہے کہ کوئی مخالف اور اسلامی اخبار اس نیک کام میں آپ کی مدد کرنے سے دریغ نہ کریگا۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کیلئے چوتھی آواز۔

جناب غازی الدین محمد یوسف صاحب دکن سے تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرم و معظم۔ اسلام علیکم۔ مجھے آپ کی رائے سے کلی اتفاق ہے۔ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ جب تک قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ مکمل نہ ہو تب تک اخبار پندرہ روزہ رہے اور عیدہ یعنے نور کی سالانہ قیمت وہی تین روپیہ سالانہ رہے اور مجھے امید ہے کہ کسی کو بھی اس سے انکار نہیں ہوگا۔ (میں آپ کی مہربانی کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ مگر خاکسار نے پندرہ روزہ اخبار کی قیمت بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ عا رکھی ہے زیادہ نہیں جب تک اخبار پندرہ روزہ رہیگی میں آپ کی مہربانی کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ میں کسی پر بار خاطر بننا نہیں چاہتا۔ ہاں اگر کوئی مہربان اپنی خوشی سے بجائے دو روپیہ کے تین روپیہ

واقعات اور رائیں!

پرائمری کی چوتھی جماعت سے پنجم ہائی تک یکساں فیس کی تجویز

صاحب دائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے انگلو ورنیکلر مدرسوں کی پرائمری مڈل اور ہائی جماعتوں میں یکساں فیس لگائے جانے کی نسبت بذریعہ سرکلر رائیں طلب کی ہیں تجویز ہے کہ چہارم پرائمری سے پنجم جماعت ہائی تک سب پر بالاوسطہ دو روپے فیس عاید کیجاوے وجوہ حسب ذیل بیان کئے گئے ہیں (۱ الف) انگریزی تعلیم کو مزید ترقی دینے کی ضرورت جس کیلئے اعلےٰ اوصاف کے ٹیچرز (مدرسین) ادنےٰ جماعتوں میں مامور کئے جانے چاہئیں (ب) مڈل اور ہائی جماعتوں کی یا تو فیس والدین کو لڑکوں کو مدرسہ سے اٹھا لینے پر مجبور کرتی ہے یوں اس کا بہت کچھ انسداد ہو جائیگا۔ تجویز ہذا کے طرفہ و نادر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ ہمیں معزز ہمعصر پیسہ اخبار کی رائے سے بکلی اتفاق ہے کہ اس سے بمقابلہ فایدہ کے نقصان بہت زیادہ پہونچنے کا اندیشہ ہے کم از کم تحریک ہذا میں مدراس ثانویہ میں فیسوں کی زیادتی تو تعلیم کر لی گئی ہے۔ ایں ہم غنیمت است۔ مگر اس کا جو جواب بتایا گیا وہ اور بھی مضر ہے نویں کی تیسری جماعت کا طالبعلم جس آسانی فیس ادا کرتا ہوا جب چوتھی جماعت میں پہونچیگا تو اسے دفعتہً دو روپے فیس طلب کیجائیگی۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا کہ والدین بوجہ عدم استطاعت و زیادتی فیس لڑکوں کو ابتدائی تعلیم سے بھی محروم رکھنے اور ان کو سکول سے اٹھا لینے پر مجبور ہوں گے۔ اگر پہلے وہ مڈل و ہائی کلاسوں میں زیادتی فیس کی وجہ سے مجبور ہوتے ہیں تو آئندہ لڑکوں کو لوئر سٹینڈرڈ کے بعد ہی سے ابتدائی تعلیم کو سلام کرنا پڑیگا جس سے تعلیم ترقی کی رفتار قابل افسوس طور پر رک جائیگی۔ یہ نہایت سیدھی سادھی دلیل ہے جو ہر شخص کی سمجھ میں آسکتی ہے اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا۔ تو فوراً پرائمری اور سیکنڈری مدارس میں تعداد طلباء بہت زیادہ کم ہو جائیگی۔

KHILAFAT LIBRARY

یہ خط اخبار میں دیں احقر کی خوشی ہے

جناب دوران والاشان مولوی محمد یوسف صاحب سلامت

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

نور بارقہ صادر ہوا۔ اسکے معائنہ اور مطالعہ سے دل شاد ہوا۔ آپ کا دل اگر اس ناچیز سے ملنے کا خواہاں ہے تو میں ملا ہوا ہوں دو رکعت ہوں ؎

(الٰہی یار نہ میرے خط کا جواب کہے + وہ آپ ڈاک میں آئے جواب کیا لکھے)

یہ زمانہ واذا النفوس زوجت کا ثابت ہو چکا ہے۔ آپکا عکسی جمال ایک مدت سے میرے دل کے البم میں چسپاں ہے۔ وصل جسمانی یہاں ہو ہی رہیگا۔ اور یہ تاخیر اسلئے گیرے کر رکھی ہے کہ مفارقت وصل بہتر ہے۔ کیونکہ وصل میں بوجہ دیدار کے اطمینان رہتا ہے اور ابتو مفارقت کی حالت میں میری تمام قوتیں کام کر رہی ہیں۔ آپ ہم سے جسم کے لحاظ سے دور ہیں دل کے لحاظ سے بہت قریب۔ آپکی دعاء کا یہ اثر ہوا کہ تبادلہ خاکسار کا صرف چھ ماہ کیلئے کیا گیا اور پھر لکھنؤ۔ نور کی دعا حقیقی نور نے سن لی۔

قرآن کریم کا ترجمہ گورمکھی میں

نہایت اعلےٰ کام ہے، ہماری سمجھ میں یہ بات بخوبی آتی ہے کہ نور ایک ماہ میں دو بار نکلے اور اس کا چندہ وہی (تین روپیہ) رہے کہ جو مقرر ہے اور قرآن کریم کا ترجمہ گورمکھی میں ہو جانا ضروری ہے تاکہ × × × × × × × × وہ اپنی زندگی میں دیکھ لیں اور ایمان لاویں وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ اگر یہ صحیح ہو تو چار جلدیں ہمیں بھی خریدنی ہونگی۔

۱/۲ ۱ برس کے عرصہ میں ۵۷ بینک ٹوٹے

شمار و اعداد

کے سرکاری سررشتہ نے ۱۲- ماہ حال کو کلکتہ میں ہندوستانی بینکوں کے متعلق بوضاحت تمام بڑی تفصیل کیساتھ شمار و اعداد شایع کئے ہیں۔ ان شمار و اعداد میں ان تمام بڑے بڑے بینکوں اور ان کی شاخوں کا حال مشرح درج ہے جو ہندوستان میں آجکل بینکنگ کام کر رہے ہیں۔ ان شمار و اعداد سے معلوم ہوا کہ ماہ ستمبر ۱۹۱۳ء سے اب تک صرف ۱۸ ماہ کے عرصہ میں ہندوستان کے ۵۷ بینک فیل ہوئے ان فیل شدہ بینکوں کا سرمایہ منظور شدہ ۹ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ تھا۔ جس میں سے ۴ کروڑ ۱۱- لاکھ روپے کا سرمایہ طلب شدہ اور ایک کروڑ ۴۴ لاکھ روپے کا سرمایہ جمع شدہ تھا۔

لنڈن میں مسجد

مسجد ووکنگ سے مولوی صدرالدین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مجروح مسلمان سپاہیوں کیلئے جو لنڈن میں علاج و معالجہ اور قیام کیلئے آتے ہیں۔ برائیٹن (نواح لنڈن) میں صاحب وزیر ہند کا ارادہ ایک مسجد تعمیر کرانے کا ہے گو یہ دیسی مسجد نہ ہوگی جیسی کہ سید امیر علی اور سر آغا خان صاحبان نے شہر لنڈن کے کسی نہایت پر رونق علاقہ میں دو تین سال قبل تعمیر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تاہم چونکہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے تعمیر ہوگی۔ یقین ہے کہ یہ بھی اچھی ہی ہوگی۔

مسجد کانپور کے چندہ کے متعلق اخبار مشرق کا عجیب نوٹ

معزز ہمعصر ہمدرد لکھتا ہے

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر کے پاس کانپور کا چندہ بیاسی ہزار سے زاید ہے۔ چندہ کا حساب طلب کرنے والے کیوں عجلت سے کام لے رہے ہیں۔ عنقریب مسٹر مظہر الحق ٹرسٹی مقرر کرنے والے ہیں۔ ادھر بعض اخبارات اور شاید مسٹر مظہر الحق کا اپنا بیان بھی یہ ہے کہ انکے پاس قوم کا اسی ہزار روپیہ ہے۔ خیر دونوں ہزار کا فرق معمولی بات ہے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ اب اس چندہ کے متعلق اخبارات نے نوٹس لینا شروع کیا

KHILAFAT LIBRARY

بعض اخبارات ذاتی تعلقات یا اور مصلحتوں کیوجہ سے خاموش ہیں۔ مشرق گورکھپور نے بھی اپنی ۹ مارچ کی اشاعت میں اس چندہ کے متعلق چند سطور لکھی ہیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

"مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر سے آجکل چندے کا سخت تقاضا ہو رہا ہے خان بہادر سید جعفر حسین صاحب تو یہ بھی فرماتے ہیں کہ مظہر الحق نے میرے سامنے یہ جواب دیدیا کہ قوم نے چندہ مجھے دیا ہے۔ مجھ سے حساب مانگنے والا کون؟" یہ قول فیصل ہے۔ ہماری رائے میں جو لوگ حساب طلب کرتے ہیں وہ احمق ہیں۔ اور اگر مسٹر مظہر الحق حساب دیدیں تو وہ بھی بیوقوف کہے جائینگے۔ قومی چندوں کی نسبت اول دن یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جو شخص ایثار نفس دکھاتا ہے قوم کا کام کرتا ہے۔ اپنا وقت ضایع کرتا ہے آخر اس پر اتنا ہی اعتبار نہیں ہو سکتا کہ چند سال اس کے پاس روپیہ جمع رہے × × × × × × × × مسٹر ابوالکلام۔ مسٹر مظہر الحق وشلہم جن اصحاب نے بلقان۔ طرابلس۔ کانپور کے موقعہ پر چندہ جمع کیا۔ قوم نے اُن کے اعتبار پر دیا۔ اب حساب وکتاب کا حق قوم ہی کو ہے ہاں مسٹر مظہر الحق سے آپ یہ سوال ضرور کر سکتے ہیں کہ قوم نے آپ کو چندہ دیتے وقت یہ لکھ دیا تھا کہ آپ جو چاہیں کریں؟ چندہ دینے والوں کی نسبت ہمارا خیال ہمیشہ یہ رہا ہے۔ چو احمق در جہاں باقی است مفلس کس نے ماند" اور دینے والوں کی نسبت یہ خیال۔ ؎

مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے"

ایک واعظ اسلام نور کے متعلق کیا کہتا ہے

مولوی الہ بخش صاحب واعظ اسلام شہر جگراؤں سے تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ

آپ کی تصنیف سے ٹریکٹ نمبر ۴ و ۵ دیکھا جزاک اللہ احسن الجزاء۔ بہت ہی دلپسند۔ آریہ سنکر حیران پریشان ہو گئے۔ بلکہ گنگ زبان۔ انکا فلسفہ اس میں بے زبان ہے۔ آپ کی یہ دلیل ہے کہ جو چیز خود بخود نہیں وہ دوسرے کی محتاج نہیں ہو سکتی۔ ورنہ خود بخود نہیں" اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس روح اور مادہ کی ازلیت کے رد کے ٹریکٹ کے متعلق جو دو ہزار کی تعداد میں آریوں وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے کی خوبی کے متعلق متعدد خطوط آچکے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہوتا ہے کہ وہ کسی کے کام میں برکت ڈالدے اور لوگ اسے قبول کرلیں +

ایک سکھ سردار نور کے متعلق لکھتا ہے!

جناب سردار کرپال سنگھ صاحب میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ آج آپکا اخبار نور ملاحظہ کیا۔ آپ کی لیاقت حسن کی واقعی زبان تعریف کرتی ہے۔ کیا آپ اس غریب پر نظر پروری فرمانے کیلئے برکات مذہب اسلام ایک خط میں تحریر کر سکتے ہیں تاکہ ان کو پڑھکر میں اپنے دل کو فرحت دیتا ہوا اہل اسلام میں قدم رکھوں کیونکہ آپکا پرچہ دیکھکر یہ خواہش دل کو اکسا رہی ہے۔ میں ایک سکھ نوجوان ہوں آپ سے صرف ان باتوں کے دریافت کرنے کا طالب ہوں۔ جنکی وجہ سے آپنے اسلام کو سکھ مذہب پر ترجیح دی ہے۔ کا رد بار لیاقت سے یاد فرماتے رہا کریں" +

دلوں کا پھیرنا اللہ تعالےٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے عاجز بندہ کے ذریعہ کچھ کام لے۔ اور اسکی سعی کو بار آور اور قبول فرماوے۔ اگر خاکسار کے ذریعہ ایک انسان کو بھی ہدایت ہو جاوے تو میں سمجھوں گا کہ میں نے وہ انعام اللہ تعالےٰ سے پایا جسکا میں مستحق نہ تھا اس وقت یو پی سندھ وغیرہ علاقہ جات میں نانک پنتھیوں میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک وسیع میدان ہے ضرورت ہے کہ ہم سستی اور غفلت کو بوسیدہ پیراہن کیطرح پرے پھینکتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے کمر ہمت چست کریں۔ گذرا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا +

نور کی توسیع اشاعت کا سوال

الحمد للہ کہ پچھلے ماہ میں نور کی اشاعت نے خاطر خواہ ترقی کی بدوں کسی تحریک کے ۳۰۰ کے قریب خریداروں کا اضافہ ہوا۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے دوست و دشمن سب اسکے قائل ہیں۔ نور کے ذریعہ بفضل ایزدی بہت سی ارواح حق سے مستفیض ہو چکی ہیں۔ نور نے جو سکھوں اور آریوں میں بے نظیر کام کیا اور کر رہا ہے۔ دوست تو دوست دشمن تک بھی اس کے قایل ہیں۔ سکھوں میں جو موجودہ انگیخت اور احساس نمودار ہے یہ خداوند تعالےٰ کے فضل سے خاکسار ہی کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ ایسے بے نظیر خادم اسلام اور مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی ہی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ جن دوستوں نے نور کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائی۔ بالخصوص منشی سکندر علی صاحب پوسٹ ماسٹر۔ کمانہ دل سے ممنون و مشکور ہیں امید کہ دیگر دوست بھی اس خادم اسلام اور مجاہد پرچہ کی توسیع میں مربیانہ کوشش فرما کر خاکسار ایڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دینگے

سلامتی امن عامہ اور حفاظت ملک کا قانون

(۱) دفعہ اول میں مذکور ہے کہ یہ قانون تمام برٹش انڈیا میں معہ بلوچستان و سنتھال پرگنہ جات و ضلع انگول نافذ العمل ہے دفعہ اول و دوم کا نفاذ فوراً ہو جائیگا۔ باقی دفعات کا نفاذ صاحب گورنر یا جلاس کونسل کسی صوبہ یا صوبہ کے حصہ میں بذریعہ اعلان کیا کرینگے۔ یہ قانون جنگ کے دوران اور خاتمہ جنگ کے ۶ ماہ بعد تک نافذ رہیگا۔ مگر سیعاد ختم ہونے پر جو مقدمات وغیرہ دائر ہو چکے ہوں گے وہ اسی کے مطابق فیصل ہوں گے۔

(دفعہ ۲) کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو دشمن کے ساتھ نامہ و پیام کرنے اور ایسے معاملات حاصل کرنے سے روکنا جو اس غرض کیلئے مستعمل ہو سکے۔ ہز میجسٹی کی افواج اور جہازوں کی حفاظت کا انتظام کرنا۔ اور ایسے مقصد کی تکمیل کو روکنا

KHILAFAT LIBRARY

جو ہز میجسٹی کے رفقا کی افواج کی کامیابی میں کسی طرح مارج ہو سکتا یا دشمن کے حق میں ممد ہو۔ جھوٹی خبریں یا ایسی خبروں کو روکنا جن سے بے چینی یا خدشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یا شہنشاہ معظم اور دول غیر جانبدار کے تعلقات میں خلل پڑے یا جن سے شہنشاہ معظم کی رعایا کی مختلف اقوام میں نفرت و عداوت کے خیالات بڑھنے کا احتمال ہو۔ (د) ملکی و فوجی حکام کو ایسے احکام دینے اور ایسا انتظام کرنے کا اختیار دینا جو ریلوے بنادر لنگرگاہوں۔ حصولگات۔ ڈاک خانہ جات اور گیس برقی روشنی۔ اور واٹر ورکس کے کارخانوں وغیرہ۔ راستوں اور ایسے رقبوں کی حفاظت کیلئے جن کی محفوظیت کا اعلان کیا گیا ہو۔ ضروری سمجھا گیا ہو۔ (ھ) فوجی و بحری حکام کو کسی منقولہ و غیر منقولہ جائداد پر فوجی و بحری مقاصد کیلئے قبضہ کر لینے اور ایسی جائداد کے متعلق ایسے احکام دینے اور ایسی کارروائیاں کرنیکا اختیار دینا جو سلامتی عامہ یا برٹش انڈیا یا اس کے کسی حصہ کی حفاظت کیلئے ضروری متصور کیگئی ہوں (و) ملکی یا فوجی حکام کو یہ اختیار دینا کہ جب ان کی رائے میں اس اشتباہ کی معقول وجوہات موجود ہوں۔ تو کوئی شخص ایسا فعل کر چکا ہے یا کر رہا ہے یا کرنے والا ہو۔ جو سلامتی عامہ کے حق میں مضر ہے تو وہ یہ حکم دے سکیں کہ شخص مذکور کسی خاص رقبہ میں جسکی صراحت حکم میں کر دی گئی ہے داخل نہیں ہو سکیگا۔ یا یہ کہ شخص مذکور کسی خاص رقبہ کے اندر ہی رہائش پذیر اور مقیم رہیگا۔ اور اس پر فلاں طریق سے کاربند ہوتے رہنا۔ یا فلاں کاموں سے محترز رہنا واجب ہوگا۔ نیز یہ بھی حکم دے سکیں کہ شخص کے قبضہ یا تحویل میں جو جائیداد ہے اس کے متعلق یہ کارروائی ہو (ز) بھک سے اڑنے والی و آتش پذیر اشیاء اسلحہ و دیگر سامان جنگ کے قبضہ کے متعلق ضوابط بنانا یا ممانعت کرنا (ح) ایسی بات کی ممانعت کرنا جو ہز میجسٹی کی افواج کی تربیت اور ڈسپلین کے حق میں مضر ہو سکتی ہو۔ اور شاہ معظم کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی وفاداری میں رخنہ ڈالنے یا شاہ معظم کی ملازمت سے لوگوں کو باز رکھنے کی کوشش کی روک تھام کرنا (ط) کسی ملکی یا فوجی حاکم کو کسی جگہ میں داخل ہونے اور تلاشی لینے کا اختیار دینا۔ اگر حاکم یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ جگہ ایسے مقصد کیلئے استعمال ہو رہی ہے جو سلامتی عامہ یا حفاظت برٹش انڈیا کے حق میں مضر ہے اور اس جگہ سے کسی ایسی شے کو ضبط کر لینے کا اختیار جو حاکم مذکور کی رائے میں کسی ایسے مقصد کیلئے استعمال ہو رہی تھی (ی) ایسے اشخاص کی گرفتاری کا انتظام کرنا جو اس دفعہ کے روسے بنائے گئے۔ قواعد میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا جنکی نسبت معقول شبہ خلاف ورزی کرنیکا ہو۔ اور ایسی گرفتاریوں کے متعلق سرکاری ملازمان اور دیگر اشخاص کے فرائض کی تصریح کرنا (ک) اس دفعہ کے مطابق وضع شدہ قواعد کی خلاف ورزی کو روکنے کے متعلق سرکاری ملازموں اور دیگر اشخاص کے فرائض کی تصریح کرنا اور خلاف ورزی کرنے والے اشخاص کو سزا سے بچائے جانیکی کسی کوشش کی روک تھام کرنا (ل) دشمن کو کوئی مدد پہونچائی جانے یا محاربات کے فاتحانہ انصرام کے مخدوش کئے جانیکی روک تھام سے دیگر تدارکات کرنا +

ان قواعد یا ان کے مطابق صادر شدہ احکام میں سے کسی کی خلاف ورزی کے متعلق یہ قواعد بنانا کہ مجرم کو ایسی سزائے قید دیجا سکے گی جو سات سال تک ہو یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دینا۔ اور کہ اگر کسی خلاف ورزی کرنے والے کا ارادہ شاہ معظم کے دشمنوں کو مدد پہونچانا یا شاہ معظم کے برخلاف جنگ کرنا ہو تو ایسے شخص کو موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا دس سال تک کی قید کی سزا دیجا سکے جسکے ساتھ جرمانہ بھی ایزاد ہو سکیگا۔

(دفعہ ۳) لوکل گورنمنٹیں تحریری حکم کے ذریعہ سے ہدایت کر سکیں گی کہ دفعہ ۲ کے ماتحت وضع شدہ قواعد کے کسی جرم ملزم یا ایسے جرم کے ملزم کی تحقیقات جسکی سزا موت عبور دریائے شور یا سات سال تک کی قید ہو سکتی ہے یا کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی سازش یا جرم مذکور کے اقدام یا اعانت کے ملزم کی تحقیقات کمشنروں کے ذریعہ جو اس قانون کے مطابق بنائے گئے ہوں عمل میں لائی جائے

ایسی تحقیقات کا حکم مندرجہ بالا جرائم کے تمام ملزموں یا ملزم اشخاص کی کسی خاص جماعت یا کسی خاص جماعت یا کسی خاص قسم کے جرائم کے ملزم اشخاص اور جماعتوں کے متعلق دیا جا سکیگا۔ مگر یہ حکم کسی ایسے شخص کے متعلق نہ دیا جا سکیگا جو ہائی کورٹ میں تجویز ہونے کے لئے سشن سپرد ہو چکے ہیں یا سشن سپردگی کا حکم دفعہ ۶ قانون ۱۹۰۸ء جنکی نسبت صادر ہو چکا ہے۔ لیکن اس استثنا کے ساتھ حکم مذکور ہر ایسے شخص کے متعلق صادر ہو سکیگا جس پر جرائم مذکورہ بالا میں سے کسی کا الزام عائد ہوا ہو۔ خواہ جرم کا ارتکاب قانون ہذا کے نفاذ سے پہلے ہوا ہو یا پیچھے +

(دفعہ ۴) اس قانون کے رو سے جو اشخاص ملزم ہوں۔ انکی تحقیقات کیلئے کمشنروں کا تقرر لوکل گورنمنٹ کریگی یہ کمشنر کل صوبہ یا صوبہ کے کسی حصہ کیلئے یا کسی خاص ملزم یا جماعت ملزمان کیلئے مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ تمام تجاویز میں کمشنران کیا کرینگے۔ جن میں سے کم از کم وہ ایسے ہوں گے جو تین سال سشن یا اڈیشنل سشن جج رہ چکے ہوں جو ہائی کورٹ کی ججی پر مقرر ہو سکتے ہوں۔ یا چیف کورٹ کے ایڈووکیٹ یا دس سالہ پلیڈر رہوں۔

(دفعہ ۵) یہ کمشنر سشن سپردگی کے بغیر مقدمات کی سماعت کر سکینگے۔ اور بدوران تجویز کے لئے مقرر ہیں۔ مگر سامنہ ہی ان قواعد کی پابندی لازم ہوگی۔ جو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں نافذ کئے ہوں۔ یہ کمشنران ہر گواہ کے بیانات کے اصل مدعا کی صرف یادداشت قلمبند کرینگے۔ اور کسی تجویز کو ملتوی کرنے پر پابند نہ ہوں گے۔ تاوقتیکہ ان کی رائے میں مزید تاریخ ڈالنا انصاف کی غرض سے ضروری ہو۔ بصورت اختلاف کثرت رائے پر فیصلہ ہوگا۔

(دفعہ ۶) کمشنروں کا فیصلہ ناطق و قطعی ہوگا اور وہ اثبات جرم پر ملزم کو ایسی سزا دے سکیں گے جو بروئے قانون اس جرم کے لئے مقرر ہو۔ اور ان کے کسی حکم سزا کیلئے منظوری مزید کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر کسی تجویز زیر ایکٹ ہذا کے دوران میں ثابت ہو جائے کہ ملزم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو خواہ اس جرم کی تصریح دفعہ ۳ یا اس دفعہ کے تابع کسی حکم میں ہوئی یا نہیں۔ کمشنران شخص مذکور کو اسی جرم کا مجرم گردان

+ کر قانون کے مطابق سزا دیسکیں گے +

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت

نمبر (۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱) عکاظ میں جو یونان کا بہت بڑا جولان گاہ تھا اور جہاں بڑے بڑے شہسوار اسپ تازی کیا کرتے تھے ایک شہسوار کو موتیوں کی لڑیوں کے انعام دیئے جاتے تھے مگر یہاں عرب میں جو قصاید مقبول ہو جاتے تھے۔ وہ ہرن یا بکری یا اونٹوں کی جھلیوں پر ابریشمی کپڑوں پر سنہری نقش و نگار ہو کے کعبہ کی دیواروں پر آویزاں کر دیئے جاتے تھے اور انہیں مذہبیہ یا معلقہ کہتے تھے پس یہی ایک بڑا فخر تھا جو صاحب قصیدہ کو حاصل ہوتا تھا اور یہی اس کے کلام کا ایک عالیشان صلہ تھا۔ قصاید کے آویزاں ہوتے ہی قبایل عرب کے سوار کبادی کے خطوط شاعر کے پاس آنے شروع ہو جاتے تھے۔ غرض کعبہ کی برکت یا اس شاعری کے بہانہ سے اس وحشی صحرا میں اس معاملہ اتفاقی نے عجیب عجیب کام کئے۔ ہمت اور شجاعت عام پسند ہو گئی۔ نسب دانی اور معلومات خاندانی سے گذر کر تاریخدان ہو گئے۔ ان کے یہ قصاید تاریخ جاہلیت کیلئے چراغ راہ بن گئے۔ خاص پسند باتیں عام پسند ہو گئیں۔ ان زبان آوروں کا رعب و داب عزت و وقار سب پر چھانے لگا۔ وحشی صحرائی مل بیٹھنے سے انسانیت سیکھ گئے اور باہمی کشمکش میں بھی کمی آنے لگی۔ پاکیزہ پاکیزہ الفاظ فصیح محاورے بامذاق اصطلاحیں اور فصہ طلب حوالے استعمال میں آنے لگے۔ بے تکلف اور بے مبالغہ کلام میں گرمی اور زور تاثیر پیدا کرنیکا شوق بوڑھے سے لیکے بچہ تک عام ہو گیا۔ اسی بازار کے طفیل سے اکثر اشخاص اور اشیاء کیلئے وجہ تسمیہ ہو گئی۔ اور اسی طرح اب تک مشہور ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے قصے یہانتک کہ بدوی عورت نے جو لفظ اپنے اونٹ کے پانی پلانے میں کہا وہ بھی مشہور ہو کے گھر گھر زبان زد ہو گیا اب تک ہر شخص جہاں چاہتا ہے۔ نظم و نثر میں کہاوت کی طرح بول جاتا ہے کہ یہ شہرت آج اخباروں میں اشتہار دینے سے بھی نہیں حاصل ہوتی۔

اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید میں زیادہ تر کن کن قبایل کے محاوروں اور الفاظ کا زیادہ استعمال کیا گیا ہے چنانچہ علامہ سیوطی نے اتقان میں لکھا ہے:-

اخرج ابو عبید من وجہ اخر عن ابن عباس قال نزل القرآن بلغۃ الکعبین کعب قریش و کعب خزاعۃ قیل وکیف ذلک قال لان الدار احد لان خزاعۃ کانوا جیران قریش۔

یعنی ابو عبید نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ دو کعب کے لغات پر نازل ہوا ہے ایک کعب قریشی دوسرا خزاعی کیونکہ ان دونوں کی اولاد قریب قریب رہتی تھی۔ پھر آگے چلکے اتقان میں آیا ہے:-

نزل القرآن بلغۃ مضر یقول عمر نزل القرآن بلغۃ مضر یعنی حضرت فاروق کا قول ہے کہ قرآن لغت مضر میں نازل ہوا ہے۔ اور بعض نے قبایل مضر کی یہ تفصیل کی ہے۔ ہذیل۔ کنانہ۔ قیس عیلان۔ تیم للرباب۔ اسد بن خزیمہ۔ قریش۔

مگر محمد ابو حاتم سجستانی کہتا ہے کہ قرآن لغت قریش ہذیل تمیم۔ اور ازد۔ ربیعہ۔ ہوازن۔ اور سعد بن بکر پر نازل ہوا ہے۔ یہی ابو صالح کی ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن کا نزول سات لغات پر ہوا ہے منجملہ ان کے پانچ قبایل عجز ہیں یعنی سعد بن بکر۔ نصر بن معاویہ اور ثقیف کہ یہ سب ہوازن ہیں۔

ابن قتیبہ کا قول ہے۔ کہ قرآن صرف قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ جلال الدین بن مالک کہتا ہے کہ قرآن لغات حجاز میں نازل ہوا ہے مگر قلیل الفاظ لغت تمیم کے موافق ہیں۔ جسطرح لیثاق اللہ ومن یرتد منکم عن دینہ میں ادغام ہے کیونکہ تمیم مجزوم پر ادغام پڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح عبد البر نے تمہید میں لکھا ہے:-

دوسری صورت یہ ہے کہ اہل لغت کا اول دن سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ کہ جو لفظ غیر فصیح ہوتا ہے یا خاص کسی قبیلہ کا تو اسکی غیر فصاحت اور تخصیص کو بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہ لکھدیتے ہیں وتقول العامۃ وھذا ہ لغۃ ردیئۃ وھذا ہ لغۃ تمیم وھذا ہ لغۃ ھذیل لیکن قرآن مجید میں ایک لفظ بھی کسی کو غیر فصیح نہیں معلوم ہوتا نہ ہم کسی قسم کی بدگمانی جامعین لغت پر کر سکتے ہیں انہوں نے بنت صفائی سے قرآن کے ان الفاظ کو جو ان کے نزدیک کسی قبیلہ سے مخصوص ہے۔ اسکی خصوصیت کو ظاہر بھی کر دیا ہے۔ اگر تعصب سے یہ بات قبول نہ کی جائے تو اہل لغات پر بھی اتہام رکھے کہ انہوں نے عمداً حق پوشی کی ہے کہ وہ سبعہ معلقہ۔ عقد ثمین اور حماسہ[1] کو دیکھ لے کہ جس لفظ کو واسطی نے ایک قبیلہ کا محاورہ لکھا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

حاشیہ

[1] حماسہ جسکا جامع ابو تمام حبیب بن اوس ہے اپنی کتاب کو مفصلہ ذیل تربیت دیتا ہے

(۲) حماسہ وہ اشعار جن سے بہادری شجاعت اور قوت رزم معلوم ہوتی ہے

(۳) مراثی۔ وہ اشعار جن سے عزیز و اقارب کی مفارقت پر آہ و زاری ہوتی تھی۔

(۴) ادب وہ نظمیں جنمیں ان کے طریق معاشرت اور آداب کے مضمون تھے۔

(۵) نسیب۔ وہ تیر و تفنگ کی حرمان نصیبوں کے دلوں کو نشانہ بنانیوالے اشعار جو عشق مجازی کا سچا فوٹو ہے۔

(۶) ہجا + وہ ہجو جو ظریف کو کاٹنے میں تیغ ہندی اور تیر خطی سے کم نہیں +

(۷) اضیاف و مدیح۔ مہمانداری اور مہمان نوازی کے متعلق برجستہ اشعار +

(۸) صفات + عام صفت +

(۹) الیر و نقائض۔ سفر اور خواب کے تعریفی شعر +

(۱۰) الملح۔ تمسخر اور ظرافت اور مذاقیہ اشعار +

(۱۱) مذمت النساء مستورات کی ہجو +

مگر ان سب میں مضمون کے لحاظ سے پہلے باب میں حجم کتاب نے اتنا حصہ لیا کہ ساری کتاب کا نام حماسہ ہو گیا

KHILAFAT LIBRARY

مذہبی دنیا میں بینظیر معلومات کا اضافہ

آدھ گرنتھ کی شرح

سردار گوجر سنگھ صاحب لاثانی گرنتھی کی قلم سے

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہلا درجہ دھرم کھنڈ

پوڑی (۳۳)

(شریعت)

جواب راتی رتی تھتیں وار
پون پانی اگنی پاتال
تس وچہ دھرتی تھاپ کہی دھرسال
تو وچہ جیا جگت کے رنگ
تن کے نام انیک انت
کرمی کرمی ہوے وچار
سچا آپ سچا دربار
تتھے سوہن بیٹھ پروان
نددری کرم پوے نشان
کچے پکے اوتھے پاے
نانک گیا جاپے جاے"

(بھاؤ) اس درجہ میں جیو کو صرف یہ گیان ہوتا ہے کہ جہاں رات اور دن اور فصل اور تاریخ اور یوم ہے جاتے ہیں اور ہوا پانی۔ اور آگ اور عالم تحتانی پایا جاتا ہے وہاں پروردگار نے کرہ زمین کو بطور عام مسافر خانہ کے بنایا ہے۔ اس مسافر خانے میں حیوانات رنگا رنگ ہیں اور ان کے نام بھی لاتعداد لاشمار۔ یہاں جیسا کوئی کرتا ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے۔ اور پروردگار آپ حق ہے اور اسکا دربار بھی حق۔ پروردگار کے دربار میں وہی پرش سوہنا پاوینگے جنہوں نے پروردگار کی بخشش کے نشان کو حاصل کر لیا ہے اس سنسار میں یہ نرنہ نہیں ہو سکتا کہ کون نچتہ ہے اور کون کچا۔ کیونکہ انسان ڈبھ دھارن کر لیتا ہے۔ لیکن پروردگار کی درگاہ میں سب کچھ آشکارہ ہو جاویگا جیسے گورواکیہ

وڈی سبھ جگ نانکا سچا دیلہے سوئے
سبھنے چھالاں ماریاں کرتا کرے سو ہوئے
اگے ذات نہ زور ہے اگے جیو نوے
جنکے لیکھے پت پوے چنگے سے وے کے"

پوڑی (۳۴)

دوسرا درجہ گیان کھنڈ

(طریقت)

دھرم کھنڈ کا ایہو دھرم
گیان کھنڈ کا آکھیں کرم
کیتے پون پانی بسنتر کیتے کان مہیش
کیتے برے گھاڑت گھڑے
روپ رنگ کے ویس!
کتیاں کرم بھومی میر
کیتے کیتے دیہو اوتریش
کیتے اندر چند سوئر کیتے کیتے منڈل دیس
کیتے سدھ بدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی دیس
کیتے دیو دانو من کیتے کیتے رتن سمند
کیتیاں کھانی کتیاں بانی کیتے پات نرند
کیتے ان سُر تی سیوک کیتے نانک انت نہ انت

(بھاؤ) پہلی منزل یعنے دھرم کھنڈ میں جیو کو صرف ایک ہوا کا گیان پراپت ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان دوسری منزل یعنی گیان کھنڈ میں پہونچتا ہے تو پروردگار کی سرشٹی کے بھیدوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ گیان کھنڈ کو پتہ چل جاتا ہے کہ ہوا پانی اور آگ کئی قسم کی ہیں۔ اور کشن اور شوجی بھی بیشمار ہیں۔ اور ایشور کی بیشمار صفات ہیں جو انواع انواع کی مخلوقات کو قلموں صورتیں اور شکلوں میں بنا رہی ہیں اور کرۂ زمین کی طرح پروردگار نے دیگر بیشمار کرہ پیدا کئے ہیں۔ اور بیشمار پہاڑ۔ اور قطب ستارے اور نارد (اپدیشک) بھی ان کروں میں پیدا کئے ہوئے ہیں اور ان کروں میں بیشمار اندر۔ چندرما اور سورج استھاپن کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کروں میں بیشمار سدھ لوگ (کرامائی اشخاص) دانا۔ ناتھ (عشق الٰہی میں مست) اور دیوتاؤں جیسے پرکاش والے منش ہیں۔ دیوتا۔ پراکھش اور منی بھی بیشمار ہیں اور بیشمار ہی سمندر اور بیشمار ہی سمندر سے نکالے گئے جواہرات ہیں۔ اور بیشمار ہی اربعہ عناصر ہیں۔ اور ان کروں میں کئی مختلف بولیاں ہیں اور کتنے ہی منشوں کے بادشاہ ہیں اور بیشمار دھان لگانیوالے ہیں۔ کوئی انت نہیں کوئی انت نہیں"

پوڑی (۳۵)

شرم کھنڈ!

(حقیقت)

گیان کھنڈ میں گیان پرچنڈ
تتھے ناد نبود کو دا نند
شرم کھنڈ کی بانی روپ
تتھے گھاڑت گھڑے بہت انوپ
تاں کیان گلاں کتھیاں نہ بانہہ
جو کو کہے پچھے پچھتاے
تتھے گھڑے سرت مت من بدھ
تتھے گھڑے سراں سدھاں کی سدھ

(بھاؤ) گیان کھنڈ میں علم عرفان عمدہ طرح سے روشن ہو جاتا ہے۔ گیان کھنڈ کی لذت عقلی و حقیقی حاصل کرتا ہے۔ لیکن درجہ شرم کھنڈ میں پہونچکر انسان ہر ایک سے میں پروردگار کی سندرتا انبھو کرتا ہے۔ اور اسی میں ہو جاتا ہے۔ کوئی نظارہ سامنے آیا۔ اور بدیہی اس نظارہ میں لیں ہوئی۔ اور سدھ بدھ آئی اس کھنڈ کی بانی روپ ہے مطلب یہ کہ روپ دوارا اب سنجوگ ارنبھ ہوتا ہے اور من دنیاوی محسوسات پاک ہو کر پروردگار کے نظاروں میں مست رہتا ہے۔ اس حالت کی کتھناں کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ جو بیان کرنیکی دلیری کرتا ہے وہ بیان نہ کر سکنے کے باعث پیچھے پچھتاتا ہے اس درجہ میں سرت من اور بدھی کے

+ منڈل سے پرواز کر کے اتم پرائن ہوتی ہے۔ اور دیوتاؤں اور سدھوں کا درجہ پراپت ہو جاتا ہے +

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرا اور میرے کے سرمے کا اعلان عرصہ دراز سے شایع ہوتا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اوٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ اپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است "یہ سرمہ دہندہ جالا پھولا پرنالی سبل اور سرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے قیمت سرمہ اعلیٰ عہ تولہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ راصلی میرا قیمت فیتولہ عہ ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں تو انکے لئے مفید ہے **سمت سلاجیت** محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر وجذام واستسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و ق وشیخوخیت فساد بلغم وقاتل کرم شکم سقطت سنگ گردہ مثانہ وسلسل البول وسیلان منی دیوست دردمفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید تقدردانہ بخود صبح کے وقت دودہ کیساتھ قسم اول عہ قسم دوم ۸ رنی تولہ **کلاہ اور لنگیاں** ہر قسم لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ سفید ماشی ریشمی سوتی لٹری ملانی اور شاہی ٹوپیاں ہر قیمت کی ملتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

نوایجاد مشین سیویاں

یہ مشین ایک گھنٹہ میں دو سیر سیویاں تیار کر دیتی ہے۔ اسکے پرزے مضبوط ہیں۔ مدت تک نہیں بگڑتے۔ اس کو ایک عورت آسانی سے چلا سکتی ہے۔ اس مشین کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے جب چاہیں سیویاں تیار کر لیں۔

قسم اول عہ باریک اور موتیاں سیویاں بناتی ہے

قسم دوم عہ باریک سیویاں بناتی ہے

مشری فضل کریم نزد مہمان خانہ قادیان ضلع گورداسپور

سچے کو ہمیشہ راحت ہے!

طلائی زرین اس کے استعمال سے قوۃ باہ وامساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی یہ بیش بہا طلا ہم آزمایا "ایک شیشی صرف ۸ رکو دیتے ہیں معجون طلسمی اسکے استعمال سے رقت سرعت جریان منی باہ رفع ہوکر اعلیٰ درجہ کی قوۃ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ طلائی طلسمی یہ ان لوگوں کو فایدہ دیتا ہے جو اپنی قوت زایل کر چکے ہوں خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

سرمہ سلیمانی اس کے استعمال سے دھندہ جالا۔ پھولا۔ اور ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸ ر

سفون دندان دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیٹ گڑھ ضلع دہلی

مفرح یاقوتی

اسکو معتبر و مستند اطباء و اعیان نے اذعایا اور اسکی نسبت بلا اختلاف یہ رائے قایم کی کہ جو تاثیرات کسی عمدہ مفرح دوائی میں ہونی چاہئیں اسمیں موجود ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول عہ نے بھی اسکی نسبت لاریب مفید" فرمایا ہے اسلئے ہر ایک آدمی کو ضرورت کیلئے اسی مفرح کو استعمال کرنا چاہئے جو تفریح طبع مقوی عضائے رئیسہ وقوۃ بصر وتقویت معدہ وجگر مثانہ دل ودماغ اور دماغی محنت کیلئے از بس مفید ہے محرک باہ اور حرارت عزیزی اور ازالہ وسواس وعزم ونشاط روح کیلئے بےنظیر ہے۔

قیمت فی ڈبیہ صمہ رعایتی للہ

علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار نور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

کلکتہ کی مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بلا قیمت سنہ ۱۹۱۵ء کی کافوری خبتری

یہ خبتری نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے جسکا چکنا کاغذ خوش خط اور سندر لکھائی ہے اور چھپائی بھی عمدہ اور صاف ہے۔ یہ خبتری بلا قیمت و محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہئیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف اور پڑھے لکھے آدمی کے نام اور پورا پتہ لکھ بھیجنے سے واپسی ڈاک سے خبتری آپ کو پہنچے گی

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے دستیاب ہونگی ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

عہ ۶

اگر

آپ اپنے لڑکے لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاویں پیدائش کے وقت سے لیکر ہوشیار ہونے تک دوا یکساں فائدہ کرتی ہے پینے شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی بچوں کو استعمال کرا کے آزماویں

قیمت فی شیشی ۱۲ ر

محصول ڈاک ۴ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

KHILAFAT LIBRARY